چالیس 40 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم اور ان کی توضیح پر مشتمل کتاب

فیضانِ چہل 40 احادیث

اس کتاب میں ہے:

ان کے علاوہ بھی بہت سے موضوعات

SC 1286

چالیس فرامین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اور ان کی توضیح پر مشتمل کتاب

فیضانِ چہل 40 احادیث

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : **فیضان چہل احادیث**

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

سن طباعت : جمادی الاولیٰ ۱۴۲۸ھ، جون 2007ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبة المدینه کی شاخیں

❁……**کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311

❁……**لاهور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679

❁……**سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625

❁……**کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور فون: 058274-37212

❁……**حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122

❁……**ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون: 061-4511192

❁……**اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767

❁……**راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765

❁……**خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون: 068-5571686

❁……**نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB فون: 0244-4362145

❁……**سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون: 071-5619195

❁……**گوجرانواله** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون: 055-4225653

❁……**پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

”40 فرامین مصطفےٰ“ کے 13 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”13 نیّتیں“

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه** ؂ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے (المعجم الكبير للطبراني، الحديث: ٥٩٤٢، ج٦، ص١٨٥)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھّی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور ﴿۷﴾ قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿۸﴾ قرآنی آیات اور ﴿۹﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۱۱﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا۔ ﴿۱۲﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ”یادداشت“ والے صَفْحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ ﴿۱۳﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

المدینة العلمیة

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ
مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطارؔ** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "**دعوتِ اسلامی**" نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "**المدینة العلمیة**" بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کتبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تخریج (۶) شعبۂ تراجمِ کتب

"**المدینة العلمیة**" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ

اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔

تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی ،تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بشُمُول''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ۲۱، الاحزاب:۲۱) ترجمہ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے خود ارشاد فرمایا: خَيْرُ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ یعنی بہترین راستہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کا راستہ ہے۔ اَوْ كَمَا قَالَ

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، باب الاعتصام بالسنہ... الخ، الحدیث ۱۰، ج۱، ص۱۰۶ ملخصاً)

یقیناً نبی کریم رءوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے فرامین عظیمہ میں ہمارے لئے نصیحتوں کے انمول خزانے پنہاں ہیں۔ زیرِ نظر کتاب **"فیضانِ چہل احادیث"** میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے 40 ارشادات عالیہ پیش کئے گئے ہیں جن کا انتخاب مختلف کتبِ احادیث سے کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا اسلوب کچھ یوں ہے کہ سب سے پہلے اصل عربی عبارت مُنْدَرَج ہے پھر طلبہ وطالبات کے لئے اس کا تحت اللفظ ترجمہ پیش کرنے کے بعد دیگر اسلامی بھائیوں اور بہنوں کی آسانی کے لئے بامحاورہ ترجمہ بھی تحریر کردیا گیا ہے۔ ہر حدیث کا ماخذ جلد وصفحہ نمبر، باب اور رقم الحدیث کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

اس کے بعد ہر حدیث کی مختصر وضاحت درج ہے۔ضرورتاً شرعی مسائل بھی لکھ دیئے گئے ہیں۔وضاحت کے بعد فکرِ مدینہ کے عنوان سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ **مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مدنی انعامات کی روشنی میں خوداحتسابی کی مَدَنی سوچ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ان سب سے آخر میں دعا بھی لکھ دی ہے۔

اہلِ علم پر مخفی نہیں احادیث کا ترجمہ اور پھر اس کی وضاحت بے حد مشکل کام ہے کیونکہ حدیث تفصیلاتِ عقائد اور احکامِ شرعیہ کے استنباط کا شرعی ماخذ بھی ہے۔اگر ترجمہ و وضاحت کرنے والے سے ذرا بھی چُوک ہوگئی تو کچھ بعید نہیں کہ شارعِ اسلام صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مقصود ہی ادا ہونے سے رہ جائے۔چنانچہ بربنائے احتیاط' ترجمہ و وضاحت کے سلسلے میں اپنے اسلاف رحمہم اللہ کی کتب مثلاً مرقاۃ المفاتیح، مراۃ المناجیح، اشعۃ اللمعات، نزہۃ القاری، شرح مسلم للنووی اور بہارِ شریعت کو پیشِ نظر رکھا گیا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ساری دنیا میں **"نیکی کی دعوت"** کو عام کرنے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** شب و روز کوشاں ہے۔اس مَدَنی تحریک کی بنیاد شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ **مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ نے رکھی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** ! یہ

آپ دامت برکاتہم العالیہ کی کوششوں کا ثمرہ ہے کہ باب المدینہ کراچی سے اُٹھنے والی مدنی تحریک **دعوتِ اسلامی** دیکھتے ہی دیکھتے بابُ الاسلام (سندھ)، پنجاب، سرحد، کشمیر، بلوچستان اور پھر ملک سے باہر ہند، بنگلہ دیش، عرب امارات، سی لنکا، برطانیہ، آسٹریلیا، کوریا، جنوبی افریقہ یہاں تک کہ (تادمِ تحریر) دُنیا کے تقریباً **63 ممالک تک** پہنچ گئی۔ ہزاروں مقامات پر **سنتوں بھرے ہفتہ وار اجتماعات** ہورہے ہیں اور سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنے والے بے شمار مبلغین اِس مقدس جذبے کے تحت اصلاحِ امت کے کاموں میں مصروف ہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ"**

اللہ عزوجل کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج دعوتِ اسلامی 30 سے زائد شعبوں میں سنّتوں کی خدمت کررہی ہے، **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے دریائے فیض سے جہاں **اسلامی بھائی** مستفیض ہوتے وہیں **اسلامی بہنیں** بھی کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ الحمدللہ عزوجل! **اِسلامی بہنوں** کے بھی **شرعی پردہ** کے ساتھ **مُتَعَدَّد مقامات پر ہفتہ وار اجتماعات** ہوتے ہیں۔ لاتعداد بے عمل اسلامی بہنیں باعمل، نَمازی اور مَدَنی بُرقعوں کی پابند بن چکی ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں اکثر گھروں کے اندران کے تقریباً روزانہ ہزاروں مدارس

بنام **مدرسۃ المدینہ (برائے بالغات)** بھی لگائے جاتے ہیں، ایک اندازے کے مطابق فقط (باب المدینہ کراچی) میں اسلامی بہنوں کے تقریباً **2000** مدرسے روزانہ لگتے ہیں جن میں اسلامی بہنیں قرانِ پاک، نماز اور سنتوں کی مفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔ اسلامی بہنوں کو "**جامعۃُ المدینہ للبنات**" میں **عالمہ کورس** اور **شریعت کورس** کی مفت **تعلیم** دی جاتی ہے۔ تادمِ تحریر پاکستان بھر میں اسلامی بھائیوں اور بہنوں کے الگ الگ تقریباً **100** جامعات المدینہ قائم کئے جاچکے ہیں۔ اسلامی بہنوں کو ضروریاتِ دین سے رُوشناس کروانے کے لئے اپنی نوعیّت کا مُنفرِد "**فیضانِ قرآن وحدیث کورس**" بھی شروع کیا گیا ہے۔ اسلامی بھائیوں میں بھی یہ کورس جاری ہے۔ "**فیضانِ چہل احادیث**" کتاب بھی بنیادی طور پر اسی کورس کے لئے تیار کی گئی ہے لیکن دیگر اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں بھی اس کتاب سے یکساں مستفید ہوسکتے ہیں۔

اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ ہمیں "**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**"، کرنے کے لئے **مدنی انعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

فہرست

اَلْحَدِیْثُ الْاَوَّلُ — نیت کی اہمیت

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب	قَالَ	سَمِعْتُ	رَسُوْلَ اللّٰهِ
حضرت عمر بن خطاب سے (روایت ہے)	کہا انہوں نے (کہ)	میں نے سنا	اللہ کے رسول (کو)

یَقُوْلُ	اَلْاَعْمَالُ	بِالنِّیَّةِ	وَ
فرماتے ہوئے	اعمال	نیت ہی کیساتھ (ہیں)	اور

لِامْرِئٍ	مَّا	نَوٰی	فَمَنْ
ہر شخص کیلئے ہے	وہ جس	کی اس نے نیت کی	تو جس

کَانَتْ هِجْرَتُهٗ	اِلَی اللّٰهِ	وَرَسُوْلِهٖ
کی ہجرت تھی	اللہ کی طرف	اور اسکے رسول (کی طرف)

فَهِجْرَتُهٗ	اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	وَمَنْ
تو اسکی ہجرت	اللہ اور اسکے رسول کی طرف ہے	اور جس

کَانَتْ هِجْرَتُهٗ	لِدُنْیَا	یُصِیْبُهَا	أَوْ
کی ہجرت تھی	دنیا کے لئے	جس کو وہ حاصل کرے	یا

امْرَءَةٍ	یَتَزَوَّجُهَا	فَهِجْرَتُهٗ
عورت (کی طرف)	جس سے وہ نکاح کرے	تو اسکی ہجرت

اِلٰی مَا	هَاجَرَ	اِلَیْهِ
(اسی کی) طرف ہے	ہجرت کی اس نے	جس کی طرف

بامحاورہ ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا،

میں نے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اعمال (کا ثواب) نیت ہی پر ہے ہر شخص کیلئے وہی ہے جو اس نے نیت کی، تو جس کی ہجرت اللہ اور رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی ہے اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہو جسے وہ حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف ہو جس سے وہ نکاح کرے تو اسکی ہجرت اسی کی طرف ہے جسکی طرف اس نے ہجرت کی۔

(صحیح البخاری، کتاب العتق، باب الخطاء والنسیان... الخ، الحدیث ۲۵۲۹، ج ۲، ص ۱۵۳)

وضاحت:

مصنفینِ حدیث عُموماً اپنی کتاب کی ابتداء میں اس حدیث کو لا کر اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ تحصیلِ علم سے قبل نیت کی دُرستگی ضروری ہے۔

(ماخوذ از اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۳۵)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اعمال کا ثواب نیت پر ہی ہے، بغیر نیت کسی عمل پر ثواب کا استحقاق (یعنی حق) نہیں۔ اعمال عمل کی جمع ہے اور اس کا اطلاق اعضاء، زبان اور دل تینوں کے افعال پر ہوتا ہے اور یہاں اعمال سے مراد اعمالِ صالحہ (یعنی نیک اعمال) اور مباح افعال ہیں۔ اور نیت لغوی طور پر دل کے پختہ ارادے کو کہتے ہیں اور شرعاً عبادت کے ارادے کو نیت کہا جاتا ہے۔ یاد رکھئے کہ عبادت کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مقصودہ: جیسے نماز، روزہ کہ ان سے مقصود حصولِ ثواب ہے انہیں اگر بغیر نیت ادا کیا جائے تو یہ صحیح نہ ہوں گے اس لئے کہ ان سے مقصود ثواب تھا اور جب

ثواب مفقود ہو گیا تو اس کی وجہ سے اصل شے ہی ادا نہ ہوگی۔

(۲) غیر مقصودہ: وہ جو دوسری عبادتوں کے لئے ذریعہ ہوں جیسے نماز کے لئے چلنا، وضو، غسل وغیرہ۔ان عباداتِ غیر مقصودہ کو اگر کوئی نیتِ عبادت کے ساتھ کرے گا تو اسے ثواب ملے گا اور اگر بلانیّت کرے گا تو ثواب نہیں ملے گا مگر ان کا ذریعہ یا وسیلہ بننا اب بھی درست ہوگا اور ان سے نماز صحیح ہو جائے گی۔

(ماخوذ از نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج۱، ص۲۲۶)

ایک عمل میں جتنی نیّتیں ہوں گی اتنی نیکیوں کا ثواب ملے گا، مثلاً محتاج قرابت دار کی مدد کرنے میں اگر نیت فقط لوجہ اللہ (یعنی اللہ عزوجل کے لئے) دینے کی ہوگی تو ایک نیت کا ثواب پائے گا اور اگر صلہِ رحمی کی نیّت بھی کرے گا تو دوہرا ثواب پائے گا۔

(اشعۃ اللمعات، ج۱، ص۳۶)

اسی طرح مسجد میں نماز کے لئے جانا بھی ایک عمل ہے اس میں بہت سی نیّتیں کی جاسکتی ہیں، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے فتاوٰی رضویہ جلد 5 صفحہ 673 میں اس کے لئے چالیس نیّتیں بیان کیں اور فرمایا: بے شک جو علمِ نیّت جانتا ہے ایک ایک فعل کو اپنے لئے کئی کئی نیکیاں کرسکتا ہے۔

بلکہ مباح کاموں میں بھی اچھی نیت کرنے سے ثواب ملے گا، مثلاً خوشبو لگانے میں اتباعِ سنت، تعظیمِ مسجد، فرحتِ دماغ اور اپنے اسلامی بھائیوں سے ناپسندیدہ بُو دور کرنے کی نیّتیں ہوں تو ہر نیّت کا الگ ثواب ہوگا۔

(اشعۃ اللمعات، ج۱، ص۳۷)

مدینہ: اچھی اچھی نیّتوں سے متعلق رہنمائی کیلئے، **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا سنّتوں بھرا

بیان ''نیّت کا پھل'' اور نیتوں سے متعلق آپ کے مُرتّب کردہ کارڈ یا پمفلٹ **مکتبۃ المدینہ** کی کسی بھی شاخ سے ھدیّۃً حاصل فرمائیں۔

فکرِ مدینہ:

کیا آپ نے آج کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کیں؟ نیز کم از کم دو کو اس کی ترغیب دلائی۔

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! ہمیں ہر جائز کام میں کچھ نہ کچھ اچھی نیتیں کرنے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلانے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ **یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین **بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ — ایمان کی برکت

رَسُوْلَ اللّٰہِ	سَمِعْتُ	قَالَ	عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
اللہ کے رسول کو	میں نے سنا	انہوں نے کہا (کہ)	حضرت عبادہ بن صامت سے مروی ہے

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	أَنْ	شَهِدَ	مَنْ	يَقُوْلُ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں	کہ	گواہی دے	جو	فرماتے ہوئے

اللّٰهِ	رَّسُوْلُ	مُحَمَّدًا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)	أَنَّ	وَ
اللہ (کے)	رسول (ہیں)	محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)	بیشک	اور

النَّارَ	عَلَيْهِ	اللّٰهُ	حَرَّمَ
آگ (دوزخ کی)	اس پر	اللہ	حرام فرمادیتا ہے

بامحاورہ ترجمہ: حضرت سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا، میں نے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام فرمادیتا ہے۔''

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، الفصل الثالث، الحدیث ۳۶، ج۱، ص۲۸)

وضاحت:

گواہی دینے سے مراد تمام اسلامی عقائد قبول کرلینا ہے اور دوزخ کی آگ حرام ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس کے عقائد درست ہیں وہ دوزخ میں ہمیشہ نہ رہے گا یا اس سے وہ شخص مراد ہے جو ایمان لاتے ہی فوت ہو جائے۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ج۱، ص۵۶)

یاد رکھئے توحید ورسالت کی گواہی کے باوجود اگر آدمی سے کوئی ایسا قول یا فعل پایا گیا جس کو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کفر کی نشانی فرمایا ہو تو شریعت مطہرہ کے حکم کے مطابق وہ کافر ہو جائے گا اگرچہ بظاہر توحید ورسالت کی تصدیق واقرار کرتا ہو، جیسے بُت کو سجدہ کرنا، زُنّار باندھنا وغیرہ۔ (ماخوذ از اشعۃ اللمعات، ج۱ص۴۰)

جس شخص نے گناہِ کبیرہ کئے ہوں اور توبہ کئے بغیر مر گیا ہو وہ اللہ تعالیٰ کی مشیّت میں ہے وہ چاہے تو اس کو معاف کر دے اور اس کو ابتداءً جنت میں داخل کر دے اور اگر چاہے تو اس کو اتنی دیر عذاب دے جتنا اسے (یعنی اللہ عزوجل) کو منظور ہو اور پھر جنت میں داخل کر دے۔ لہٰذا جو شخص بھی عقیدۂ توحید ورسالت پر فوت ہوا اس کو دوزخ کا دائمی عذاب نہیں ہوگا چاہے وہ گناہ گار کیوں نہ ہو جب کہ اس کے برعکس جس شخص کی موت کفر پر واقع ہوئی وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا خواہ اس نے ڈھیروں نیکیاں کر رکھی ہوں۔ (ماخوذ از شرح مسلم للنووی، کتاب الایمان، ج۱ص۴۱)

فکر مدینہ:

کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے قبل) صلوٰۃ التوبہ پڑھ کر دن بھر کے بلکہ سابقہ ہونے والے تمام گناہوں سے توبہ کر لی؟ نیز خدانخواستہ گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کر کے آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عہد کیا؟

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! ہمیں ایمان کی سلامتی نصیب فرما اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ ایمانِ کامل

رَسُوْلُ اللّٰہِ	قَالَ	قَالَ	عَنْ أَنَسٍ
اللہ کے رسول (نے)	فرمایا	کہا انہوں نے (کہ)	حضرتِ انس سے روایت ہے

أَکُوْنَ	حَتّٰی	أَحَدُکُمْ	لَایُؤْمِنُ
میں ہوجاؤں	یہاں تک کہ	تم میں سے کوئی بھی	ایمان والا نہیں

مِنْ وَّالِدِہٖ	اِلَیْہِ	أَحَبَّ
اس کے والدین سے	اس کی طرف (اسے)	زیادہ محبوب

وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ	وَلَدِہٖ	وَ
اور تمام لوگوں سے	اس کی اولاد سے	اور

بامحاورہ ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے ماں، باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، الحدیث ۱۵، ج۱، ص ۱۷)

وضاحت:

یہاں مومن سے مراد مومنِ کامل ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج۱، ص۱۴۴) اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ محبوب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حقوق کی ادائیگی میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اونچا مانے اس طرح کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے لائے

ہوئے دین کو تسلیم کرے، آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی تعظیم وادب بجالائے اور ہر شخص اور ہر چیز یعنی اپنی ذات، اپنی اولاد، اپنے ماں باپ، اپنے عزیزواقارب اور اپنے مال واسباب پر آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی رضا وخوشی کو مقدم رکھے۔

(ماخوذ از اشعۃ اللمعات، ج ۱، کتاب الایمان، فصل اول، ص ۵۰)

یہاں محبوب سے مراد طبعی محبوب ہے نہ کہ صرف عقلی کیونکہ اولاد کو ماں باپ سے طبعی الفت ہوتی ہے، یہی محبت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ ہونی چاہئے۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ج ۱، ص ۳۰)

انسان کبھی اس چیز سے محبت کرتا ہے جس سے اس کے حواس کو لذت حاصل ہوتی ہے مثلاً حسین وجمیل صورتیں، اچھی آوازیں۔ کبھی ان چیزوں سے محبت کرتا ہے جن سے اس کی عقل کو لذت حاصل ہوتی ہے مثلاً علم وحکمت کی باتیں، تقویٰ وطہارت، علماء ومتقی لوگ۔ اور کبھی اس شخص سے محبت کرتا ہے جو اس کے ساتھ حسنِ سلوک کرے اور اس سے شر اور ضرر (یعنی نقصان) کو دور کرے۔

(ماخوذ از شرح مسلم للنووی، کتاب الایمان، باب خصائل من اتصف بھنّ وجد حلاوۃ الایمان، ج ۱، ص ۴۹)

اور چونکہ محبوبِ رب العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم محبت کئے جانے کے تمام اسباب کے ایسے جامع ہیں کہ آپ کے سوا کوئی دوسرا اس جامعیت کو نہیں پہنچ سکتا لہٰذا آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہر مومن کے نزدیک اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب

ہونے کے مستحق ہیں اور خاص کر اس صورت میں زیادہ محبوب ہیں کہ آپ محبوبِ حقیقی یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول ہیں اور خدا تک پہنچانے والے اور اس کی بارگاہ میں عزت وعظمت والے ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ج۱،ص۱۴۵)

فکر مدینہ:

کیا آج آپ نے اپنے شجرہ کے کچھ نہ کچھ اَوراد اور کم از کم ۳۱۳ بار دُرُود شریف پڑھ لئے۔

دعا:

یارَبِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعْ گمراہوں سے بچو

رَسُوْلُ اللّٰہِ	قَالَ	قَالَ	عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
اللہ کے رسول (نے)	فرمایا	کہا (انہوں نے)	حضرت ابوہریرہ سے (روایت ہے)

دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ	فِیْ اٰخِرِالزَّمَانِ	یَکُوْنُ
جھوٹے دجّال	آخری زمانہ میں	ہوں گے

لَمْ تَسْمَعُوْآأَنْتُمْ	بِمَا	مِّنَ الْاَحَادِیْثِ	یَأْتُوْنَکُمْ
نہیں سنی ہوں گی تم نے	جو	ایسی احادیث	(جو) لائیں گے تمہارے پاس

وَاِیَّاھُمْ	فَاِیَّاکُمْ	اٰبَاءُ کُمْ	وَلَآ
اور دور رہوان سے	تو بچوتم (ایسے لوگوں سے)	تمہارے باپ دادا نے	اور نہ

لَایُفْتِنُوْنَکُمْ	وَ	لَایُضِلُّوْنَکُمْ
نہ فتنے میں ڈالیں وہ تم کو	اور	(تاکہ) نہ گمراہ کردیں وہ تم کو

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں جھوٹے دجّال ہونگے وہ تمہارے سامنے ایسی احادیث لائیں گے جن کو نہ تم نے کبھی سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپ دادا نے، تو ایسے لوگوں سے بچو اور انہیں اپنے قریب نہ آنے دو، تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور نہ فتنے میں ڈالیں۔ (صحیح مسلم، مقدمہ، باب النھی عن الروایۃ ... الخ، الحدیث ۷، ص ۹)

وضاحت:

دَجَّال دَجَلٌ سے بنا ہے بمعنی فریب اور دھوکہ، اور دجّال کا معنی ہے بڑا

فریبی ، مکّار اور دھوکے باز، آخرِ زمانہ میں بڑا دجّال نکلے گا ،اس سے پہلے چھوٹے دجّال ہوں گے۔اس حدیث میں حدیث گھڑنے والوں کی طرف اشارہ ہےاور اس کلامِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے مخاطب یا تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں یا قیامت تک آنے والے علماء کہ جن کو حدیث کی واقفیت ہو کیونکہ اگر کوئی جاہل کسی حدیث کو نہ سنے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے نہ کہ سُنانے والے کا۔اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حدیث گھڑنا سخت جرم ہےاور گھڑنے والا سخت مجرم کہ نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اسے دجّال و کذّاب فرمایا ہے۔یہ بھی معلوم ہوا کہ بدمذہبوں کی صحبت سے بچنا از حد ضروری ہے کیونکہ ان کی صحبت مسلمان کو ایمان جیسی انمول دولت سے محروم کرسکتی ہے۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۱۵۸)

بدمذہبوں کے بارے میں تفصیل جاننے کے لئے ان کتب کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا:

(۱) تمہید الایمان (از امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن)

(۲) حُسام الحرمین (از امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن)

(۳) بہارِ شریعت حصہ اوّل (از صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی)

(۴) الحق المبین (از غزالئ دوراں مولانا احمد سعید کاظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

(۵) جاء الحق (از حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی)

فکر مدینہ:

کیا آج آپ نے ۱۲ منٹ کسی سُنّی عالم کی اسلامی کتاب اور فیضانِ سنت کے ترتیب وار کم از کم چار صفحات (درس کے علاوہ) پڑھ یا سن لئے۔

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ایمان کی سلامتی نصیب فرما **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں بدمذہبوں کی صحبت سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سُنّی علماء دامت فیوضھم کی کتب کے مطالعے کا ذوق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ بدمذہب کی توقیر کرنا کیسا؟

رَسُوْلُ اللّٰہِ	قَالَ	قَالَ	عَنْ اِبْرَاہِیْمَ ابْنِ مَیْسَرَۃَ
اللہ کے رسول (نے)	فرمایا	کہا (انہوں نے کہ)	(روایت ہے) حضرت ابراہیم بن میسرہ سے

فَقَدْ	صَاحِبَ بِدْعَۃٍ	وَقَّرَ	مَنْ
تو تحقیق	صاحبِ بدعت (کی)	تعظیم وتوقیر کی	جس نے

عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَام	أَعَانَ
اسلام کے ڈھانے پر	مدد کی (اس نے)

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ، اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی صاحبِ بدعت (یعنی بے دین) کی تعظیم وتوقیر کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔

(شعب الایمان، باب فی مباعدۃ الکفار، فصل فی مجانبۃ الفسقۃ، الحدیث ۹۴۶۴، ج ۷، ص ۶۱)

وضاحت:

یہاں صاحبِ بدعت سے مراد بے دین شخص اور توقیر سے اس کی بلاضرورت تعظیم مراد ہے۔اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بے دینوں کی تعظیم گویا اسلام کو ویران کرنا ہے کہ ہماری تعظیم سے عوام کے دلوں میں ان کی عقیدت پیدا ہوگی، جس سے وہ ان کا شکار بن سکتے ہیں، جس طرح مسلمان کی تعظیم کارِثواب ہے ایسے ہی بے دین کی توہین باعثِ ثواب کہ وہ دشمنِ ایمان ہے۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ج۱، ص۱۷۹)

بے دین و بدمذہب سے کس طرح کا برتاؤ کرنا چاہیے اس کے متعلق چند

احادیث مبارکہ میں ارشاد ہوا ہے کہ:

تقدیرِ الٰہی عزوجل کو جھٹلانے والے اس اُمّت کے مجوسی ہیں، (یہ) اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر مرجائیں تو ان کے جنازے میں شریک نہ ہو، ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی القدر، الحدیث ۹۲، ج ۱، ص ۷۰)

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اصحاب واصہار پسند کئے اور عنقریب ایک قوم آئے گی کہ انہیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی تم ان کے پاس مت بیٹھنا، نہ ان کے ساتھ پانی پینا نہ کھانا کھانا، نہ شادی بیاہ کرنا۔

(کتاب الضعفاء للعقیلی، الحدیث ۱۵۴، ج ۱، ص ۱۴۴)

ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

(العلل المتناھیۃ، کتاب السنۃ وذم البدع، باب ذم الرافضۃ، الحدیث ۲۶۰، ج ۱، ص ۱۶۸)

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم! ہمیں ایمان کی سلامتی نصیب فرما **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں بدمذہبوں کی صحبت سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سُنّی علماء دامت فیوضھم کی کتب کے مطالعے کا ذوق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین **بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ — سوشہیدوں کا ثواب

رَسُوْلُ اللّٰہِ	قَالَ	قَالَ	عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ
اللہ کے رسول (نے)	فرمایا	کہا (انہوں نے کہ)	(روایت ہے) حضرت ابو ہریرہ سے

عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِیْ	بِسُنَّتِیْ	تَمَسَّكَ	مَنْ
میری امت کے فساد کے وقت	میری سنت کو	مضبوطی سے تھامے رکھا	جس نے

شَهِیْدٍ	مِائَةِ	أَجْرُ	فَلَهٗ
شہیدوں (کا)	سو	ثواب	تو اس کیلئے (ہے)

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص فسادِ امت کے وقت میری سنت پر عمل کرے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام، الحدیث ۱۷۶، ج ۱، ص ۵۵)

وضاحت:

فسادِ اُمت سے سنّت چھوڑ دینا اور اس میں کمی وکوتاہی کرنا مراد ہے۔اور سو شہید کے لفظ سے اس کی طرف اشارہ ہے کہ ایسے وقت میں سنّت پر عمل بڑی مشقت اور جدوجہد سے ہو سکے گا لیکن اس کی فضیلت اور ثواب بہت زیادہ ہوگا۔

(اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۱۵۵)

شہید کا ثواب کتنا ہے اسے اس فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سمجھئے، چنانچہ

حضرتِ سیدنا مِقدام بن مَعدِی کَرِب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، ''بیشک اللہ عزوجل شہید کو چھ انعام عطا فرماتا ہے، (۱) اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی مغفرت فرما دیتا ہے اور جنت میں اسے اس کا ٹھکانا دکھا دیتا ہے (۲) اسے عذاب قبر سے محفوظ فرماتا ہے، (۳) قیامت کے دن اسے بڑی گھبراہٹ سے امن عطا فرمائے گا، (۴) اس کے سر پر وقار کا تاج رکھے گا جس کا یاقوت دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہوگا، (۵) اس کا حوروں میں سے 72 حوروں کے ساتھ نکاح کرائے گا، (۶) اس کی 70 رشتہ داروں کے حق میں شفاعت قبول فرمائے گا۔''

(ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل الشھادۃ فی سبیل اللہ، الحدیث ۲۷۹۹، ج ۳، ص ۳۶۰)

فسادِ امت کے وقت سنّت کو مضبوطی سے تھامنے والے کے لئے سو شہیدوں کے ثواب کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ شہید تو ایک بار تلوار کا زخم کھا کر پار ہو جاتا ہے مگر یہ بندۂ خدا عمر بھر لوگوں کے طعنے اور زبانوں کے گھاؤ کھاتا رہتا ہے، اللہ اور رسول عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خاطر سب کچھ برداشت کرتا ہے اس کا جہاد جہادِ اکبر ہے جیسے اس زمانہ میں داڑھی رکھنا اور سود سے بچنا وغیرہ۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ج ۱، ص ۱۷۳)

فکرِ مدینہ:

کیا آج آپ نے حتی الامکان (پلاسٹک کی نہیں) کھجوری وغیرہ کی چٹائی پر یا نہ ہونے کی صورت میں زمین پر سوتے وقت سرہانے (اور سفر میں بھی) سنت کے مطابق آئینہ، سرمہ، کنگھا، سوئی دھاگہ، مسواک، تیل کی شیشی اور قینچی ساتھ رکھی؟ نیز فراغت کے بعد بستر اور لباس تہہ کر کے رکھا؟

دعا:

یاربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! ہمیں سنّتوں کا پیکر بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ اچھے طریقے کی ترغیب

عَنْ جَرِیْرٍ	قَالَ	قَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهُ
(روایت ہے) حضرت جریر سے	کہا (انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)

مَنْ	سَنَّ	فِی الْاِسْلَام	سُنَّةً حَسَنَةً
جس نے	جاری کیا	اسلام میں	اچھا طریقہ

فَلَهٗ	أَجْرُهَا	وَ	أَجْرُ	مَنْ
تو اس کیلئے (ہوگا)	اس (طریقہ) کا ثواب	اور	ثواب	(ان کا) جنھوں نے

عَمِلَ	بِهَا	بَعْدَهٗ	مِنْ غَیْرِ
عمل کیا	اس (طریقہ) پر	اس کے بعد	بغیر اس کے

أَنْ یَّنْقُصَ	مِنْ أُجُوْرِهِمْ	شَیْءٌ	وَ	مَنْ
کہ کمی ہو	ان کے ثواب سے	کچھ بھی	اور	جس نے

سَنَّ	فِی الْاِسْلَام	سُنَّةً سَیِّئَةً	كَانَ
جاری کیا	اسلام میں	بُرا طریقہ	ہوگا

عَلَیْهِ	وِزْرُهَا	وَ	وِزْرُ	مَنْ	عَمِلَ
اس پر	اس (طریقہ) کا گناہ	اور	گناہ (ان کا)	جنھوں نے	عمل کیا

بِهَا	مِنْ بَعْدِهٖ	مِنْ غَیْرِ	أَنْ یَّنْقُصَ
اس (طریقہ) پر	اس کے بعد	بغیر اس کے	کہ کمی ہو

مِنْ أَوْزَارِهِمْ	شَیْءٌ
ان کے گناہوں سے	کچھ بھی

بامحاورہ ترجمہ: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اسلام میں کسی اچھے طریقے کو رائج کرے گا اس کو اس طریقے کو رائج کرنے کا بھی ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی جو اس کے بعد اس طریقے پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔ جو مذہبِ اسلام میں کسی بُرے طریقے کو رائج کرے گا تو اس شخص پر اس طریقے کو رائج کرنے کا بھی گناہ ہوگا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی جو اس کے بعد اس طریقے پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔ (صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب الحث علی الصدقۃ، الحدیث ۱۰۱۷، ص ۵۰۸)

وضاحت:

معلوم ہوا کہ اچھا عمل جاری کرنے والا تمام عمل کرنے والوں کے برابر اجر پائے گا۔ (مراۃ المناجیح، ج۱، ص۱۹۶)

مراۃ المناجیح میں ہے: جن لوگوں نے علمِ فقہ، فنِ حدیث، میلاد شریف، عرسِ بزرگانِ دین، ذکرِ خیر کی مجالس، اسلامی مدرسے (اور) طریقت کے سلسلے ایجاد کئے انہیں قیامت تک ثواب ملتا رہے گا۔ (ان شآء اللہ عزوجل) (مراۃ المناجیح، ج۱، ص۱۹۶)

فکرِ مدینہ:

کیا آج آپ نے دعوت اسلامی کے مدنی کاموں (مثلاً انفرادی کوشش، درس وبیان، مدرسۃ المدینہ بالغان وغیرہ) پر کم از کم دو گھنٹے صرف کئے؟

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! ہمیں اپنے اسلاف رحمہم اللہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ **یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ اُمَّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین **بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِن بدعت کسے کہتے ہیں؟

رَسُوْلُ اللّٰہِ	قَالَ	قَالَ	عَنْ جَابِرٍ
اللہ کے رسول (نے)	فرمایا	کہا (انہوں نے کہ)	(روایت ہے) حضرت جابر سے

اللّٰہِ	کِتَابُ	خَیْرَ الْحَدِیْثِ	فَاِنَّ	أَمَّا بَعْدُ
اللہ (کی)	کتاب	بہتر کلام (ہے)	بیشک	بعد (حمدِ الٰہی کے)

وَاِنَّ شَرَّ الْاُمُوْرِ	مُحَمَّدٍ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)	هَدْیُ	وَخَیْرَ الْهَدْیِ
اور بدترین کام	محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا	راستہ	اور بہترین راستہ

ضَلَالَةٌ	بِدْعَةٍ	وَکُلُّ	مُحْدَثَاتُهَا
گمراہی (ہے)	بدعت	اور ہر	نیا کام ہے

بامحاورہ ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے (خطبہ کے بعد) فرمایا: بعد حمدِ الٰہی کے، بے شک سب سے بہتر کلام کتاب اللہ ہے اور بہترین راستہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا راستہ ہے اور بدترین چیزوں میں وہ ہے جسے نیا نکالا گیا اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(صحیح ابن حبان، باب الاعتصام بالسنہ ... الخ، ذکر الاخبار عما یحب علی المرء من تحری ... الخ، الحدیث ۱۰، ج ۱، ص ۱۰۶)

وضاحت:

کلامِ الٰہی عزوجل کی برتری تمام کلاموں پر ایسی ہی ہے جیسی رب تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر۔ اور یقیناً نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سیرت بہترین سیرت ہے جس کی پیروی کرنا باعثِ نجات ہے۔ بدترین چیزوں سے مراد وہ عقائد اور اعمال

ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصالِ ظاہری کے بعد دین میں پیدا کیے جائیں۔ (مراۃ المناجیح، ج۱،ص۱۴۶)

بدعت کا لغوی معنیٰ ہے نئی چیز اور شرعی طور پر ہر وہ نئی چیز جو حضورِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے زمانۂ مبارکہ کے بعد ایجاد ہوئی بدعت ہے۔
(مرقاۃ المفاتیح، ج۱،ص۳۶۸)

بدعت کی تعریف میں ''زمانۂ نبوی کی قید'' لگائی گئی ہے، چنانچہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاکیزہ دور میں ایجاد شدہ نئے کام کو بھی بدعت ہی کہا جائے گا۔مگر درحقیقت یہ نئے کام بھی سنت میں داخل ہیں ۔(ماخوذ از اشعۃ اللمعات ،ج۱،ص۱۳۵) کیونکہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میری سنت اور میرے خلفاء کی سنّت کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔'' (سنن ابن ماجہ، مقدمہ، الحدیث۴۲، ج۱،ص۳۱)

بدعت کی (اصولِ شرع کے اعتبار سے) دو اقسام ہیں:

(۱) بدعتِ حسنہ: ہر وہ نیا کام جو اصولِ شرع (یعنی قرآن وحدیث اور اجماع) کے موافق ہو مخالف نہ ہو۔

(۲) بدعتِ ضلالۃ: جو نیا کام اصولِ شرع کے مخالف ہو۔

اس حدیث میں کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ سے مراد دوسری قسم ہے یعنی ہر وہ نیا کام جو قرآن پاک، حدیث شریف، آثارِ صحابہ یا اجماعِ امت کے خلاف ہو وہ بدعتِ سیئہ اور گمراہی ہے اور جو نیا اچھا کام ان میں سے کسی کے مخالف نہ ہو تو وہ کام مذموم نہیں ہے جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراویح کی جماعت کے متعلق فرمایا نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ یعنی یہ کیا ہی اچھی بدعت ہے۔

پھر **بدعت** کی مزید پانچ اقسام ہیں:

(1)واجبہ(2)مستحبہ(3)مباحہ(4)مکروہہ(5)محرّمہ

(1)واجبہ:

جیسے علمِ نحو وصرف کا سیکھنا سکھانا کہ اسی کے ذریعے آیات واحادیث کے معنی کی صحیح پہچان حاصل ہوتی ہے (اگرچہ یہ علوم مروّجہ انداز میں عہدِ رسالت میں موجود نہ تھے)، اسی طرح دوسری بہت سی وہ چیزیں اور علوم جن پر دین وملت کی حفاظت موقوف ہے۔ اسی طرح باطل فرقوں کا رد کہ ان کے عقائدِ باطلہ سے شریعت کی حفاظت فرضِ کفایہ ہے۔

(2)مستحبہ:

جیسے سراؤں (مسافر خانوں) کی تعمیر تاکہ مسافر وہاں آرام سے رات بسر کرسکیں، دینی مدارس کا قیام تاکہ علم کی روشنی ہر سو پھیلے، اجتماعِ میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور بزرگانِ دین کے عُرس کی محافل قائم کرنا۔ اسی طرح مسلمانوں کی خیر خواہی کا ہر وہ نیا انداز جو پہلے زمانے (یعنی رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے) میں موجود نہ تھا۔

(3)مباحہ:

جیسے کھانے پینے کی لذیذ چیزیں کثرت سے استعمال کرنا، وسیع مکان میں رہنا، اچھا لباس پہننا جبکہ یہ چیزیں حلال وجائز ذرائع سے حاصل ہوئی ہوں نیز تکبر

اور ایک دوسرے پر فخر کا باعث نہ بن رہی ہوں ۔اسی طرح آٹا چھان کر استعمال کرنا اگرچہ عہدِ رسالت میں اَن چھنے آٹے کی روٹی استعمال ہوتی تھی۔

(4)**مکروہہ:**

وہ کام جس میں اسراف ہو جیسے شافعیوں کے نزدیک قرآن پاک کی جلد اور غلاف وغیرہ کی آرائش وزیبائش اور مساجد کو نقش ونگار سے مزیّن کرنا۔حنفیوں کے نزدیک یہ سب کام بلاکراہت جائز ہیں۔

(5)**محرّمہ:**

جیسے اہلِ بدعت کے مذاہبِ باطلہ جو کہ کتاب وسنّت (اوراجماع) کے مخالف ہیں۔ (ماخوذ از اشعۃ اللمعات، ج۱،ص۱۳۵ومرقاۃ المفاتیح، ج۱،ص۳۶۸)

بعض لوگ اس حدیث کے معنی یہ کرتے ہیں کہ جو کام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے بعد ایجاد ہو وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ، یہ معنی بالکل فاسد ہیں۔(مراۃ المناجیح ، ج۱،ص۱۴۷)شیخِ طریقت امیر اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے رسائل کے مجموعے''نماز کے احکام'' سے بدعتِ حسنہ کی بارہ مثالیں ملاحظہ ہوں:

(1) قرآنِ پاک پر نقطے اور اعراب حجاج بن یوسف نے ۹۵ھ میں لگوائے۔ (2)اسی نے ختمِ آیات پر علامات کے طور پر نُقطے لگوائے۔(3) قرانِ پاک کی چھپائی (4) مسجد کے وسط میں امام کے کھڑے رہنے کیلئے طاق نُما محراب پہلے نہ تھی ولید مروانی کے دور میں سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایجاد کی ، آج کوئی مسجد

اس سے خالی نہیں۔(5) چھ کلمے۔ (6) علمِ صرف و نحو۔(7) علمِ حدیث اور احادیث کی اقسام۔(8) درسِ نظامی۔(9) زبان سے نماز کی نیت۔(10) ہوائی جہاز کے ذریعے سفرِ حج۔ (11) شریعت (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) وطریقت (قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی) کے چار سلسلے۔ (12) جدید سائنسی ہتھیاروں کے ذریعے جہاد۔ (نماز کے احکام، ص ۵۴)

فکرِ مدینہ:

کیا آج آپ نے یکسوئی کے ساتھ کم از کم ۱۲ منٹ فکر مدینہ (یعنی اپنے اعمال کا محاسبہ) کرتے ہوئے جن جن مدنی انعامات پر عمل ہوا کارڈ میں ان کی خانہ پُری فرمائی؟ (۷۲ مدنی انعامات، ص ۶)

دعا:

یارَبِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! ہمیں علم کا نور عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعُ — تکلیف اور گناہوں کا مٹنا

عَنْ أَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ	عَنِ النَّبِیِّ	قَالَ
حضرت ابوسعید خدری	نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے روایت کرتے ہیں کہ	فرمایا

مَا يُصِيْبُ	الْمُسْلِمَ	مِنْ نَّصَبٍ	وَلَا وَصَبٍ
نہیں پہنچتی ہے	مسلمان (کو)	کوئی تکلیف	اور نہ کوئی بیماری

وَلَا هَمٍّ	وَلَا حُزْنٍ	وَلَآ أَذًى	وَلَا غَمٍّ
اور نہ کوئی فکر	اور نہ کوئی ملال	اور نہ کوئی اذیت	اور نہ کوئی غم

حَتّٰی الشَّوْكَةِ	يُشَاكُهَا	اِلَّا	كَفَّرَ
یہاں تک کہ کانٹا	جو چبھتا ہے اسے	مگر	مٹاتا ہے

اللّٰهُ	بِهَا	مِنْ	خَطَايَاهُ
اللہ	ان (مصیبتوں) کے سبب	سے	اس (مسلمان) کی خطائیں

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو کوئی تکلیف، فکر، بیماری، ملال، اذیت اور کوئی غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ کانٹا جو اسے چبھے مگر اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہوں کو مٹادیتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب المرضیٰ، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، الحدیث ۵۶۴۲، ج۴، ص۳)

وضاحت:

اس حدیث میں مسلمانوں کیلئے عظیم بشارت ہے کہ صبر کرنے والے کے

لئے تھوڑی سی تکلیف بھی اس کے گناہوں کا کفّارہ ہے۔تکالیف اور بیماری وغیرہ کی فضیلت پر چند مزید احادیثِ مبارکہ ملاحظہ ہوں:

(1) حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرورِ کونین، ہم غریبوں کے دل کے چین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ''جب مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اسے گناہوں سے ایسا پاک کردیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو صاف کردیتی ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر، الحدیث ۴۲، ج۴، ص۱۴۶)

(2) حضرتِ سیدنا اَسَد بن کُرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ''مریض کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر، الحدیث ۵۶، ج۴، ص۱۴۸)

(3) حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، ''مومن پر تعجب ہے کہ وہ بیماری سے ڈرتا ہے، اگر وہ جان لیتا کہ بیماری میں اُس کے لئے کیا ہے؟ تو ساری زندگی بیمار رہنا پسند کرتا۔'' پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور مسکرانے لگے۔عرض کیا گیا، ''یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم! آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر تبسم کیوں فرمایا؟'' ارشاد فرمایا، ''میں دو فرشتوں پر حیران ہوں کہ وہ دونوں ایک بندے کو ایک مسجد میں تلاش کررہے تھے جس میں وہ نماز پڑھا کرتا تھا، جب انہوں نے اسے نہ پایا تو لوٹ گئے اور عرض کیا، ''یارب عزوجل! ہم تیرے فلاں بندے کے دن اور رات میں کئے ہوئے اعمال لکھتے تھے پھر ہم نے

دیکھا کہ تو نے اُسے آزمائش میں مبتلاء فرما دیا۔'' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ''میرا بندہ دن اور رات میں جو عمل کیا کرتا تھا اس کے لئے وہ عمل لکھو اور اسکے اجر میں کمی نہ کرو، جب تک وہ میری طرف سے آزمائش میں ہے اس کا ثواب میرے ذمہ کرم پر ہے اور جو اعمال وہ کیا کرتا تھا اس کے لئے ان کا بھی ثواب ہے۔''

(المعجم الاوسط، الحدیث ۲۳۱۷، ج ۲، ص ۱۱)

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمیں مصائب وآلام پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بلاحساب مغفِرت فرما۔ **یا اللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمَّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ العَاشِرُ — بخار کی برکتیں

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ	قَالَ	ذُكِرَتِ
(روایت ہے) حضرت ابو ہریرہ سے	کہا (انہوں نے)	ذکر کیا گیا

الْحُمّٰی	عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ	فَسَبَّهَا
بخار کا	اللہ کے رسول کے سامنے	تو بُرا کہا اس (بخار) کو

رَجُلٌ	فَقَالَ	النَّبِیُّ	لَا تَسُبَّهَا
ایک شخص (نے)	تو فرمایا	نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے	نہ بُرا کہو اس (بخار) کو

فَإِنَّهَا	تَنْفِی	الذُّنُوْبَ	كَمَا
پس بیشک یہ (بخار)	دور کرتا ہے	گناہوں (کو)	جیسے

تَنْفِی	النَّارُ	خَبَثَ الْحَدِیْدِ
دور کرتی ہے	آگ	لوہے کے میل (کو)

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور بخار کا ذکر کیا گیا تو ایک شخص نے بخار کو بُرا کہا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بخار کو بُرا نہ کہو اس لئے کہ یہ تو گناہوں سے اس طرح پاک کردیتا ہے جیسے آگ لوہے کے میل کو دور کردیتی ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الحمٰی، الحدیث ۳۴۶۹، ج۴، ص۱۰۴)

وضاحت:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ربِ کائنات عزوجل کی بھیجی ہوئی بیماریوں کو بُرا

کہنا سخت جرم ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۴۳۰)

دیگر بیماریاں جسم کے ایک یا دو حصوں تک محدود رہتی ہیں جبکہ بخار سر سے پاؤں تک ہر رگ میں اثر کرتا ہے، لہٰذا یہ سارے جسم کی خطاؤں اور گناہوں کو معاف کرائے گا۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۴۱۳)

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رحمتِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جو مسلمان بخار اور دردِ سر میں مبتلا ہوا اور اس کے سر پر احد پہاڑ سے زیادہ گناہ ہوں جب یہ اسے چھوڑتے ہیں تو اس کے سر پر رائی کے دانہ برابر گناہ نہیں ہوتے۔''

(مسند احمد بن حنبل، مسند ابودرداء، الحدیث ۲۱۷۹۵، ج ۸، ص ۱۷۲)

حضرتِ سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ بے شک اللہ تعالٰی مسلمان کے ایک رات بخار میں مبتلا ہونے کو اس کے تمام گناہوں کا کفّارہ بنا دیتا ہے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ...الخ، الحدیث ۷۸، ج ۴، ص ۱۵۳)

اور حضرتِ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: ''یا رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم! بخار کا ثواب کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''جب تک بخار میں مبتلا شخص کے قدم میں درد رہتا ہے اور اس کی رگ پھڑکتی رہتی ہے اسے اسکے عوض نیکیاں ملتی رہتی ہیں۔'' تو حضرتِ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دعا کی: ''اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے ایسے بخار کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے، تیرے گھر اور تیرے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی مسجد شریف کی طرف

جانے سے نہ روکے۔'' اس کے بعد حضرتِ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روزانہ شام کے وقت بخار ہو جایا کرتا تھا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ...الخ، الحدیث ۸۲، ج ۴، ص ۱۵۳)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز تالیف فیضانِ سنّت سے

''یا نبی'' کے پانچ حُروف کی نسبت سے بُخار کے ۵ مَدَنی علاج

(۱) لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِیْرًا ۝ (ترجَمۂ کنزالایمان: نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر (یعنی سردی) پ۲۹ الدّھر ۱۳) یہ آیت کریمہ سات بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دم کیجئے اِن شاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ **بخار** کی شدّت میں نُمایاں کمی محسوس ہوگی اور مریض سُکون محسوس کریگا۔ (ترجمہ: پڑھنے کی ضَرورت نہیں)

(۲) حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادِق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سورۃُ الفاتحہ 40 بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کر کے بخار والے کے منہ پر چھینٹے ماریئے اِن شاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ بُخار چلا جائے گا۔

(۳) سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو **بخار** تھا تو حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعاء پڑھ کر دم کیا تھا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ

نَــفْـــسٍ اَوْعَیْـنِ حَـــاسِـدٍؕ اَللّٰہُ یَشْـفِیْكَ بِسْـمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ

(ترجمہ:اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں ہر اُس چیز کیلئے جو آپکو ایذا دیتی ہے اور ہر نفس کے شر اور حسد کرنے والوں کی بُری نظر سے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو شفا عطا فرمائے۔میں آپ پر اللہ عزوجل کے نام سے دم کرتا ہوں۔'') (مسلم ص ۱۲۰۲ الحدیث ۲۱۸۶)

بخار کے مریض کو صِرف عَرَبی میں دعا (اول آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دم کر دیجئے۔

(۴) بخار والا بکثرت بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبِیْرِ پڑھتا رہے۔

(۵) حدیثِ پاک میں ہے، جب تم میں سے کسی کو بخار آجائے تو اُس پر تین دن تک صبح کے وَقت ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے جائیں۔

(اَلْمُسْتَدْرَك لِلحاكِم ج ٤ ص ٢٢٣ الحديث ٧٤٣٨)

(فیضانِ سنت (جلداوّل) باب فیضان بسم اللہ، ص ۶۴)

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! ہمیں بخار بلکہ ہر بیماری میں اس کے فضائل پیشِ نظر رکھتے ہوئے صبر کی توفیق عطا فرما۔**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بلاحساب مغفرت فرما۔**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) کی بخشش فرما۔اٰمین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم

اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ عَشَرَ صبر، مصیبت اور مرتبۂ کمال

قَالَ	عَنْ جَدِّہٖ	عَنْ أَبِیْہِ	عَنْ مُحَمَّدِ نِ بْنِ خَالِدِنِ السُّلَمِیِّ
فرمایا	(وہ) اپنے دادا سے (روایت کرتے ہیں)	(وہ) اپنے والد سے	محمد بن خالد سلمی سے (روایت ہے)

سَبَقَتْ	اِذَا	الْعَبْدَ	اِنَّ	رَسُوْلُ اللّٰہِ
مقدر ہوتی ہے	جب	بندہ	بیشک	اللہ کے رسول (نے)

لَمْ یَبْلُغْھَا	مَنْزِلَۃٌ	مِنَ اللّٰہِ	لَہٗ
جس تک وہ نہیں پہنچ سکتا	ایسی منزلت	اللہ کی طرف سے	اس (بندے) کیلئے

فِیْ جَسَدِہٖ	اللّٰہُ	ابْتَلَاہُ	بِعَمَلِہٖ
اس (بندے) کے جسم میں	اللہ	تو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے اس (بندے کو)	اپنے عمل سے

صَبَّرَہٗ	ثُمَّ	أَوْفِیْ وَلَدِہٖ	فِیْ مَالِہٖ	أَوْ
صبر عطا فرماتا ہے اسے	پھر	یا اسکی اولاد میں	اسکے مال میں	یا

الْمَنْزِلَۃَ	یُبَلِّغَہٗ	حَتّٰی	عَلٰی ذٰلِکَ
اس مرتبہ تک	پہنچا دیتا ہے (اللہ) اس (بندے کو)	یہاں تک کہ	اس (آزمائش) پر

مِنَ اللّٰہِ	لَہٗ	سَبَقَتْ	الَّتِیْ
اللہ کی طرف سے	اس (بندے) کیلئے	مقدر ہو چکا ہے	جو

بامحاورہ ترجمہ: حضرت محمد بن خالد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والدِ محترم کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندہ کیلئے علمِ الٰہی میں جب کوئی مرتبۂ کمال مقدر ہوتا ہے اور وہ اپنے عمل سے

اس مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا تو اللہ عزوجل اسے اس کے جسم یا مال یا اولاد کی آفت میں مبتلا کر دیتا ہے پھر اس پر صبر عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اس کے لئے علمِ الٰہی میں مقدر ہو چکا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض، الحدیث ۱۵۶۸، ج۱، ص۳۰۰)

وضاحت:

اس حدیث سے چند مَدَنی پھول حاصل ہوئے:

(1) بندہ بلا و مصیبت پر صبر کرنے سے اس مرتبہ تک پہنچ جاتا ہے جس تک طاعت وعبادت سے نہیں پہنچ سکتا۔ (اشعۃ اللمعات، ج۱، ص۶۸۹)

(2) مصیبت پر صبر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ملتا ہے نہ کہ اپنی ہمت وجرأت سے اور صبر اللہ عزوجل کی بہت بڑی نعمت ہے۔

(3) درجات اعمال سے ملتے ہیں اور بخشش رب عزوجل کے کرم سے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جنت میں داخلہ اللہ عزوجل کے فضل سے ہوگا مگر وہاں کے درجات مومن کے اعمال سے (ملیں گے)، مگر کبھی دوسرے کے عمل بھی کام آجاتے ہیں مثلاً صابر مومن کی چھوٹی اولاد اپنے ماں باپ کے ساتھ ہی رہے گی اگرچہ کچھ عمل نہ کر سکی، فرمانِ رب لم یزل ہے: **اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ** ترجمہ کنزالایمان: ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی۔ (پ:۲۷، الطّور:۲۱)

(4) انسانوں کے درجات وغیرہ پہلے سے ہی مقرر ہو چکے ہیں جہاں (انسان)

لامحالہ پہنچتا ہے، جس کا ظہور قیامت کے دن ہوگا۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ج۲، ص۴۲۳)

بیس غم بیس منازل:

مثنوی شریف میں ہے: ایک عورت کے بیس بیٹے تھے قضائے الٰہی سے ہر سال ایک ایک بیٹا جوانی کی عمر میں فوت ہونا شروع ہوا، اور یوں بیسوں کا انتقال ہوگیا، مگر وہ عورت صابرہ رہی۔ ایک رات خواب میں اس عورت نے خود کو نہایت حسین باغ میں دیکھا جس میں بیشمار محلات تھے، ہر ایک محل پر اس کے مالک کا نام درج تھا۔ ایک نہایت نفیس محل پر اپنا نام دیکھ کر اندر داخل ہوئی تو اپنے بیسوں بیٹوں کو وہاں عیش وآرام میں پایا۔ ماں کو دیکھ کر ایک بیٹا بولا، ماں! ہم اپنے رب کے پاس نہایت آرام سے ہیں۔ پکارنے والے نے پکارا کہ اے مومنہ! تیرا مقام یہ ہے مگر تیرے اعمال تجھے یہاں تک نہیں پہنچا سکتے تھے اس لئے تجھے بیس غم دیئے گئے یہ بیس غم اس منزل کی بیس سیڑھیاں تھیں جن کو تو نے رب تعالیٰ کے کرم سے طے کرلیا اب تیرے لئے خوشی ہی خوشی ہے۔ (رسائلِ نعیمیہ ص۴۴۰)

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! ہمیں عافیت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِی عَشَرَ — شہادتیں

رَسُوْلُ اللّٰهِ	قَالَ	قَالَ	عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ
اللہ کے رسول (نے)	فرمایا	کہا (انہوں نے کہ)	حضرت جابر بن عتیک سے (روایت ہے)

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اَلْقَتْل	سِوَى	سَبْعٌ	اَلشَّهَادَةُ
اللہ کی راہ میں	قتل (کے)	علاوہ	سات (ہیں)	شہادتیں

شَهِيْدٌ	وَالْغَرِيْقُ	شَهِيْدٌ	اَلْمَطْعُوْنُ
شہید (ہے)	اور ڈوب کر مرے	شہید (ہے)	طاعون زدہ (ہوکر مرے)

شَهِيْدٌ	وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ
شہید (ہے)	اور جوذات الجنب میں (مرے)

شَهِيْدٌ	وَصَاحِبُ الْحَرِيْقِ	شَهِيْدٌ	وَالْمَبْطُوْنُ
شہید (ہے)	اور آگ میں جل کر مرے	شہید (ہے)	اور پیٹ کی بیماری میں (مرے)

شَهِيْدٌ	تَحْتَ الْهَدَمِ	يَمُوْتُ	وَالَّذِيْ
شہید (ہے)	عمارت کے نیچے دب کر	مرتا ہے (مرے)	اور وہ جو

شَهِيْدٌ	بِجُمْعٍ	تَمُوْتُ	اَلْمَرْأَةُ
شہید (ہے)	ولادت میں	فوت ہو	(جو) عورت

بامحاورہ ترجمہ: حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل کی راہ میں قتل کے علاوہ سات شہادتیں اور ہیں۔ جو طاعون میں مرے شہید ہے، جو ڈوب کر مرے شہید

ہے، جو ذات الجنب میں مرے شہید ہے، جو پیٹ کی بیماری میں مرے شہید ہے، جو آگ میں جل جائے شہید ہے، جو عمارت کے نیچے دب کر مرے شہید ہے اور جو عورت ولادت میں مرے شہید ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض، الحدیث ۱۵۶۱، ج۱، ص۲۹۹)

وضاحت:

یہاں شہادت سے شہادتِ حکمی مراد ہے کہ اس میں شہادت کا ثواب تو ملتا ہے مگر شہید کے شرعی احکام جاری نہیں ہوتے۔

ذات الجنب اس بیماری کو کہتے ہیں جس میں پسلیوں پر پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں، پسلیوں میں درد اور بخار ہوتا ہے اکثر کھانسی بھی اٹھتی ہے، ولادت میں مرجانے والی عورت سے مراد وہ عورت ہے جو حاملہ فوت ہو جائے یا بچے کی پیدائش کے وقت یا ولادت کے بعد چالیس دن کے اندر فوت ہو، بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے مراد کنواری عورت ہے جو بغیر شادی کے فوت ہو جائے۔ (مراۃ المناجیح، ج۲، ص۴۲۰)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں کہ یہ (یعنی شہید حکمی) سات سے بھی زائد ہیں، جن میں سے بعض یہ ہیں:

(1) بخار میں مرا۔ (2) مال یا (3) جان یا (4) اہل یا (5) کسی حق کے بچانے میں قتل کیا گیا۔ (6) کسی درندہ نے پھاڑ کھایا۔ (7) کسی موذی جانور کے کاٹنے سے مرا۔ (8) علمِ دین کی طلب میں مرا۔ (9) جو باطہارت سویا اور مر گیا۔ (10) جو سچے دل سے یہ سوال کرے کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔ (11) جو نبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم پر سو بار درود شریف پڑھے۔ (بہار شریعت، شہید کا بیان، حصہ۴ص ۲۰۸)

دعا:

یارَبِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمیں گنبدِ خضریٰ کے سائے میں محبوب کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جلووں میں شہادت کی موت نصیب فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلّ ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ عَشَرَ عیادت کی فضیلت

رَسُوْلَ اللّٰہِ	سَمِعْتُ	قَالَ	عَنْ عَلِیٍّ
اللہ کے رسول (کو)	میں نے سنا	کہا (انہوں نے)	حضرت علی سے (روایت ہے)

یَّعُوْدُ مُسْلِماً	مِنْ مُّسْلِمٍ	مَا	یَقُوْلُ
عیادت کرتا ہے کسی مسلم کی	کوئی مسلمان (جو)	نہیں ہے	فرماتے ہوئے

عَلَیْہِ	صَلّٰی	اِلَّا	غُدْوَۃً
اس کے لئے	مغفرت کی دعا کرتے ہیں	مگر	صبح کے وقت

وَاِنْ	یُمْسِیَ	حَتّٰی	مَلَكٍ	سَبْعُوْنَ اَلْفِ
اور نہیں	وہ شام کرے	یہاں تک کہ	فرشتے	ستر ہزار

صَلّٰی	اِلَّا	عَشِیَّۃً	عَادَہٗ
مغفرت کی دعا کرتے ہیں	مگر	شام کے وقت	عیادت کرتا (مریض کی)

یُصْبِحَ	حَتّٰی	مَلَكٍ	سَبْعُوْنَ اَلْفِ	عَلَیْہِ
وہ صبح کرے	یہاں تک کہ	فرشتے	ستر ہزار	اس کے لئے

فِی الْجَنَّۃِ	خَرِیْفٌ	لَہٗ	وَکَانَ
جنت میں	ایک باغ	اس (مسلمان) کیلئے	اور ہوگا

بامحاورہ ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا، میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کیلئے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جو شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار

فرشتے اس کیلئے رحمت ومغفرت کی دعا کرتے ہیں اوراس کیلئے جنت میں ایک باغ ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض، الحدیث ۱۵۵۰، ج ۱، ص ۲۹۷)

وضاحت:

یہاں صبح سے مراد دوپہر سے پہلے کا وقت ہے اور شام سے بعدِ دوپہر یا رات کے شروع ہونے کا وقت مراد ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج ۴، ص ۲۹)

جب کوئی مسلمان بیمار ہوجائے تو ہمیں اُس کی عیادت ضرور کرنی چاہیے کہ اس نیکی میں مشقت کم ہے مگر یہ لاتعداد فرشتوں کی دعا ملنے کا ذریعہ ہے اور جنت ملنے کا سبب بھی۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۴۱۵) عیادت کے مزید فضائل ملاحظہ ہوں:

(۱) حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبّ العزت، محسنِ انسانیت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ: ''جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے، ''تُو خوش ہو کہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانا بنالیا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی ثواب من عاد مریضاً، الحدیث ۱۴۴۳، ج ۲، ص ۱۹۲)

(۲) حضرتِ سیدنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ: ''جس نے اچھے طریقے سے وضو کیا اور ثواب کی امید پر اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کی اسے جہنم سے ستر سال کے فاصلے تک دور کردیا جائیگا۔''

(سنن ابی داوٗد، کتاب الجنائز، باب فی فضل العیادۃ...الخ، الحدیث ۳۰۹۷، ج ۳، ص ۲۴۸)

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی مریض کی عیادت کے لئے جانا ہو تو مریض سے اپنے لئے **دعا کروانی** چاہیے کہ **مریض کی دعا رد نہیں** ہوتی چنانچہ

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار عزوجل وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ: "**مریض جب تک تندرست نہ ہو جائے** اس کی کوئی دعا رد نہیں ہوتی۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی عیادۃ المرضی...الخ، الحدیث ۱۹، ج ۴، ص ۱۶۶)

اور حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر عزوجل وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ: "جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اپنے لئے دعا کی درخواست کرو کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عیادۃ المریض، الحدیث ۱۴۴۱، ج ۲، ص ۱۹۱)

دعا:

یارَبِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم! ہمیں سنّت کے مطابق مریضوں کی عیادت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمَّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم) کی بخشش فرما۔

اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم

اَلْحَدِيْثُ الرَّابِعَ عَشَرَ دعائے شفا

رَسُوْلُ اللّٰهِ	قَالَ	قَالَ	عَنْ ابْنِ عَبَّاس
اللہ کے رسول (نے)	فرمایا	کہا (انہوں نے)	حضرت ابن عباس سے (روایت ہے)

مُسْلِمًا	يَّعُوْدُ	مِنْ مُّسْلِمٍ	مَا
کسی مسلمان (کی)	عیادت کرتا ہے	کوئی مسلمان (جو)	نہیں ہے

اللّٰهَ	أَسْأَلُ	سَبْعَ مَرَّاتٍ	فَيَقُوْلُ
اللہ (سے)	میں سوال کرتا ہوں	سات بار	اور کہتا ہے

يَّشْفِيَكَ	أَنْ	رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ	الْعَظِيْمَ
وہ (اللہ) شفا دے تجھ کو	کہ	عرشِ عظیم کا رب	جو عظمت والا

أَجَلُهٗ	أَنْ يَّكُوْنَ قَدْ حَضَرَ	اِلَّا	شُفِيَ	اِلَّا
اسکا وقت (موت)	اس کے کہ آجائے	سوائے	شفا دی جائے گی	مگر

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے اور سات بار یہ دعا پڑھے **أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ** (میں اللہ عظمت والے سے دعا کرتا ہوں جو عرشِ عظیم کا ربّ ہے کہ تجھے شِفا دے) اگر موت کا وقت نہیں آگیا ہے تو اسے ضرور شِفا ہوگی۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض، الحدیث ۱۵۵۳، ج ۱، ص ۲۹۸)

وضاحت:

حدیث پاک میں مذکور دعا پڑھنے پر شفایابی کا یہ حکم تغلیبی ہے یعنی اکثر شفا ہوگی یا مطلب یہ ہے کہ اگر اس عمل کے تمام شرائط جمع ہوں تو بفضلہٖ تعالیٰ ضرور شفا ہوگی۔ اگر کبھی شفا نہ ہو تو سمجھو کہ ہماری طرف سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے اللہ و رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سچے ہیں۔ اس (حدیث) سے معلوم ہوا کہ موت کا علاج نہیں۔ مرقاۃ میں ہے کہ اگر قریب المرگ پر یہ دعا پڑھی جائے تو ان شاء اللہ عزوجل اس کی جان کنی آسان ہوگی اور ایمان پر خاتمہ نصیب ہوگا۔ غرضیکہ دعا رائیگاں نہ جائے گی شفائے ظاہر نہ ہو تو شفائے باطن ہوگی ان شآء اللہ عزوجل۔

(ماخوذ از مراۃ المناجیح، ج۲، ص۴۱۶)

دعا:

یارَبِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! ہمیں عیادتِ مریض کے وقت یہ دعا پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ **یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ عَشَرَ دوا

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ	قَالَ	قَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ
حضرت ابو ہریرہ سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)

مَآ اَنْزَلَ	اللّٰهُ	دَآءً	اِلَّا
نہیں اُتاری (پیدا کی)	اللہ (نے)	کوئی بیماری	مگر

اَنْزَلَ	لَهٗ	شِفَآءً
اُتاری ہے (پیدا کی ہے)	اس (بیماری) کیلئے	شِفا

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری پیدا نہیں فرمائی جس کیلئے شِفا (یعنی دوا) نہ اتاری ہو۔

(صحیح البخاری، کتاب الطب، باب ما انزل اللہ... الخ، الحدیث ۵۶۷۸، ج۴، ص۱۶)

وضاحت:

دوا شفا کے لئے علت نہیں ہے، شفا اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہے۔ موت اور بڑھاپے کے سوا ہر مرض کی دوا ہے۔ جب اللہ عزوجل کسی کو شفا دینا چاہتا ہے تو طبیب کا دماغ اس کی دوا تک پہنچ جاتا ہے ورنہ طبیب کا دماغ الٹا چلتا ہے اور وہ علاج غلط کرتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ج۳، ص۶۳۹ و مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۲۱۴)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں کہ دوا یعنی علاج

کرنا جائز ہے جبکہ یہ اعتقاد ہو کہ شافی اللہ تعالیٰ ہے اس نے دوا کو ازالہ مرض کیلئے سبب بنا دیا ہے اور اگر دوا ہی کو شفا دینے والا سمجھتا ہو تو ناجائز ہے۔

(بہارشریعت، حصہ ١٦، ج ٣، ص ١٢٦)

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم! ہمیں اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ علاج کروانے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ اُمَّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ عَشَرَ **تعویذ**

کُنَّا نَرْقِی	قَالَ	عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ نِ الْاَشْجَعِیِّ
ہم دَم کرتے تھے	کہا (انہوں نے)	حضرت عوف بن مالک اشجعی سے (روایت ہے)

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)	فَقُلْنَا	فِی الْجَاھِلِیَّۃِ
اے اللہ کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)	تو ہم نے پوچھا	(زمانہ) جاہلیت میں

فَقَالَ	فِیْ ذٰلِكَ؟	کَیْفَ تَرٰی
تو فرمایا	اس (بارے) میں	کیا ارشاد فرماتے ہیں

لَابَأْسَ	رُقَاکُمْ	عَلَیَّ	أَعْرِضُوْا
کوئی حرج نہیں	اپنے دَم (کے کلمات)	مجھ پر	تم سب پیش کرو

شِرْكٌ	فِیْہِ	مَالَمْ یَکُنْ	بِالرُّقٰی
شرک (شرکیہ کلمات)	اس (دَم) میں	جب تک نہ ہو	دَم (میں)

بامحاورہ ترجمہ: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہا کہ ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے (اسلام لانے کے بعد) ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان منتروں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے منتر مجھے سناؤ۔ ان منتروں میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ ان میں شرک نہ ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب السلام، باب لاباس بالرقی ... الخ، الحدیث ۲۲۰۰، ص ۱۲۰۸)

وضاحت:

جن منتروں میں جن وشیاطین کے نام نہ ہوں اوران کے معنیٰ سے کفرلازم نہ آتا ہوتوایسے منتروں کوپڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔علمائے کرام نے فرمایاکہ جس منتر کامعنی معلوم نہ ہواسے نہیں پڑھ سکتےلیکن جوشارع علیہ السلام سے صحیح طورپرمنقول ہو اسے پڑھ سکتے ہیں اگرچہ اس کامعنی معلوم نہ ہو۔ (ماخوذازاشعۃ اللمعات،ج۳،ص۶۴۶)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمدامجدعلی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اپنی مایہ نازتالیف بہارِشریعت میں لکھتے ہیں:

گلے میں تعویذ لٹکاناجائزہےجبکہ وہ تعویذجائزہویعنی آیاتِ قرآنیہ یااسمائے الٰہیہ یاادعیہ (یعنی دعاؤں) سے تعویذکیاجائے اوربعض حدیثوں میں جوممانعت آئی ہے اس سے مرادوہ تعویذات ہیں جوناجائزالفاظ پرمشتمل ہوں،جوزمانہ جاہلیت میں کئے جاتے تھے۔اسی طرح تعویذات اورآیات واحادیث وادعیہ کورِکابی میں لکھ کرمریض کو بہ نیتِ شفاپلانابھی جائزہے۔جنب (یعنی جس پرغسل فرض ہو) وحائض ونفساء (یعنی حیض ونفاس والی عورت) بھی تعویذات کوگلے میں پہن سکتے ہیں،بازوپرباندھ سکتے ہیں جبکہ غلاف میں ہوں۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۱۶،ص۵۶)

اس حدیث کی بناپرصوفیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عمل کی تاثیرکے لئے شیخ کوعمل سنالینا،اس سے اجازت لے لینامفیدہےاگرچہ (عمل کرنے والا) اس کے معنی جانتاہو۔ (مراۃ المناجیح،ج۶،ص۲۲۳)

الحمدللہ عزوجل تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیرغیرسیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلسِ مکتوباتِ وتعویذاتِ عطاریہ کے تحت دُکھیارے مسلمانوں کاامیرِ اہلِ سنّت

حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ تعویذات کے ذریعے فی سبیل اللہ عِلاج کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔ روزانہ ہزاروں مسلمان اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔ الحمدللہ عزوجل اس وقت مجلس کی طرف سے بلامبالغہ لاکھوں تعویذات اور تعزیت، عیادت اور تسلی نامے بھیجے جاچکے ہیں۔ تعویذاتِ عطاریہ کی متعدد بہاریں ہیں جو مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ ''خوفناک بلا''، ''پراسرار کتا'' اور ''سینگوں والی دلہن'' نامی رسائل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ تعویذات لینے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیں اور وہاں تعویذاتِ عطاریہ کے بستے (اسٹال) سے تعویذ حاصل کریں۔

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! ہمیں علاج کے دیگر ذرائع اپنانے کے ساتھ ساتھ تعویذات کے ذریعے بھی علاج کروانے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشِقِ رسول بنا۔ **یااللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمَّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ عَشَرَ لذتوں کو ختم کرنے والی چیز

رَسُوْلُ اللّٰہِ	قَالَ	قَالَ	عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
اللہ کے رسول (نے)	فرمایا	کہا (انہوں نے)	حضرت ابو ہریرہ سے (روایت ہے)

(الْمَوْتِ)	ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ	أَکْثِرُوْا ذِکْرَ
یعنی موت کو	لذتوں (کو) ختم کردینے والی	اکثر و بیشتر یاد کرو

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ لذتوں کو ختم کردینے والی چیز (یعنی موت) کو اکثر و بیشتر یاد کرو۔ (سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب کثرۃ ذکر الموت، ج۴، ص۴)

وضاحت:

ہر شخص کی موت اس کی دنیاوی لذتیں کھانے پینے سونے وغیرہ کے مزے فنا کردیتی ہے۔ ہاں مومن مردے کو زندوں کے ذکر اور تلاوت قرآن سے لذت آتی ہے نیز زیارتِ قبر کرنے والے سے انس ہوتا ہے برزخی (یعنی عالَمِ برزخ کی) لذتیں پاتا ہے جو یہاں کی لذتوں سے کہیں اعلیٰ ہیں۔ علماء فرماتے ہیں اور جو روزانہ موت کو یاد کرلیا کرے اس کے لیے درجہ شہادت ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۲، ص۴۳۹)

اس حدیث میں موت کو یاد کرنے کی تاکید اس لئے کی گئی تاکہ ہم قیامت کے امتحان اور زادِ آخرت کے حصول سے غافل نہ ہو جائیں۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج۴، ص۴۷)

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمیں موت کو یاد رکھنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ عَشَرَ موت کی آرزو

رَسُوْلُ اللّٰہِ	قَالَ	قَالَ	عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ
اللہ کے رسول (نے)	فرمایا	کہا (انہوں نے کہ)	حضرت ابو ہریرہ سے (روایت ہے)

اِمَّا	الْمَوْتَ	أَحَدُ مِّنْ کُمْ	لَا یَتَمَنَّیَنَّ
یا تو	موت (کی)	تم میں سے کوئی بھی	آرزو نہ کرے

خَیْرًا	أَنْ یَّزْدَادَ	فَلَعَلَّهٗ	مُحْسِنًا
نیکی	کہ زیادہ کرے وہ	ممکن ہے (شاید)	ہوگا وہ نیک (تو)

اَنْ یَّسْتَعْتِبَ	فَلَعَلَّهٗ	مُسِیْئًا	وَاِمَّا
راضی کرلے (اللہ کو)	شاید	ہوگا وہ بُرائی کرنے والا تو	اور یا تو

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں کوئی موت کی آرزو نہ کرے (اسلئے کہ) اگر وہ نیکوکار ہوگا تو شاید اور زیادہ نیکی کرے اور اگر بدکار ہوگا تو شاید توبہ کرکے اللہ تعالیٰ کو راضی کرلے۔''

(سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب تمنّی الموت، ج۴، ص۲)

وضاحت:

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مومن کی زندگی بہر حال اچھی ہے کیونکہ اعمال اسی میں ہوسکتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج۲، ص۴۳۶)

دنیاوی تکالیف جیسے بیماری یا غریبی وغیرہ کی وجہ سے موت کی تمنا کرنا مکروہ ہے،اس لئے کہ یہ بے صبری اور تقدیرِ الٰہی سے ناراضگی کی نشانی ہے جبکہ دینی ضرر کے خوف سے موت کی تمنا کرنا مکروہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اوراس کی ملاقات کے شوق میں موت کی تمنا کرنا نیز اس دنیا کی تنگی اور پریشانی سے چھٹکارا حاصل کرنے اور مُلکِ آخرت اور جنت میں پہنچنے کیلئے موت کی آرزو کرنا ایمان اوراس کے کمال کی نشانی ہے۔ (ماخوذ از اشعۃ اللمعات، ج۱،ص ۶۹۷)

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم! ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ عَشَرَ سورۂ یٰسٓ

النَّبِیُّ	قَالَ	قَالَ	عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ
اللہ کے نبی (نے)	فرمایا	کہا (انہوں نے)	حضرت معقل بن یسار سے (روایت ہے)

عَلٰی مَوْتَاکُمْ	سُوْرَۃَ یٰسٓ	اِقْرَءُوْا
اپنے مرنے والوں پر	سورۂ یاسین شریف	پڑھو تم

بامحاورہ ترجمہ: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ اپنے مرنے والوں کے قریب سورۂ یٰسٓ شریف پڑھو۔ (سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب القراءۃ، الحدیث ۳۱۲۱، ج۳،ص ۲۵۶)

وضاحت:

ظاہر مراد یہ ہے کہ موت کے وقت سورۂ یٰسٓ پڑھی جائے، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ موت کے بعد گھر میں پڑھی جائے یا قبر کے سرہانے پڑھی جائے۔
(اشعۃ اللمعات، ج۱،ص ۷۰۶)

قران مجید کی ہر سورۃ میں کوئی خاص فائدہ ہوتا ہے سورہ یٰسٓ میں حل مشکلات کی تاثیر ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۲،ص ۴۴۶)

فکرِ مدینہ:

کیا آج آپ نے کنزالایمان سے کم ازکم تین آیات (بمع ترجمہ وتفسیر) تلاوت کرنے یا سننے کی سعادت حاصل کی؟

دعا:

یارب مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! ہمیں سورۂ یٰسٓ شریف کی برکتیں نصیب فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ **اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

الحدیث العِشرُوْنَ موت کے وقت تلقین

قَالَ	یَقُوْلُ	عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِنِ الخدْرِیْ
فرمایا	کہا (انہوں نے)	حضرت ابو سعید خدری سے (روایت ہے)

قولَ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	مَوْتَاکُمْ	لَقِّنُوْا	رَسُوْلُ اللّٰهِ
کلمہ طیبہ کی	اپنے مرنے والوں کو	تلقین کرو تم	اللہ کے رسول (نے)

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ابو سعید خُدری سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو کلمۂ طیبہ کی تلقین کرو۔

(سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، الحدیث ۳۱۱۷، ج ۳، ص ۲۵۵)

وضاحت:

کلمہ طیبہ سکھانے کا یہ حکم استحبابی ہے اور یہی جمہور علماء کا مذہب ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو مر رہا ہو اسے کلمہ سکھاؤ اس طرح کہ اسکے پاس بلند آواز سے کلمہ پڑھو اسکا حکم نہ دو کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جس کا آخری کلام لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ ہو وہ جنتی ہے۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء... الخ، باب من کان آخر کلامہ ... الخ، الحدیث ۱۸۸۵، ج ۲، ص ۱۷۵) خیال رہے کہ اگر مومن بوقت موت کلمہ نہ پڑھ سکے جیسے بیہوش یا شہید وغیرہ تو وہ ایمان پر ہی مرا کہ زندگی میں مومن تھا لہٰذا اب بھی مومن بلکہ اگر نزع کی غشی میں اسکے منہ سے کلمۂ کفر سنا جائے تب بھی وہ مومن ہی ہوگا اسکا کفن دفن نماز سب کچھ ہوگی، کیونکہ غشی کی حالت کا اِرتداد معتبر نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرتے وقت کلمہ پڑھانا اس حدیث مذکورہ پر عمل کے لیے ہے نہ کہ اسے مسلمان بنانے

کیلئے، مسلمان تو وہ پہلے ہی ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۴۴۴)

وقتِ موت کا آجانا بطورِ عادت یقیناً معلوم ہوجاتا ہے۔ علماء کرام رحمہم اللہ نے فرمایا: کہ موت کا وقت آجانے کی (بعض) علامات یہ ہیں: (۱) اس وقت پاؤں اس قدر سست ہوجاتے ہیں کہ اگر انہیں کھڑا کیا جائے تو کھڑے نہیں رہ سکتے، (۲) ناک ٹیڑھی ہوجاتی ہے، (۳) آنکھوں اور کان کے درمیانی حصہ کا لٹک جانا۔ (ماخوذ از اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۷۰۴)

تلقین کا طریقہ:

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اپنی مایہ ناز تالیف بہارِ شریعت میں لکھتے ہیں: جانکنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی (ہو) مرنے والے کو تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھیں مگر اسے (یعنی مرنے والے کو) اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔ جب اس (یعنی مرنے والے) نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کردیں۔ ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخر کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہو۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۴، ص ۱۵۷)

دعا:

یا ربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمیں ایمان کی سلامتی عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کفن

اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ	قَالَ	قَالَ	عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اللہ کے رسول (نے)	فرمایا	کہا (انہوں نے)	حضرت ابن عباس سے (روایت ہے)

فَاِنَّھَا	اَلْبَیَاضَ	مِنْ ثِیَابِکُمْ	اِلْبِسُوْا
بیشک یہ (سفید کپڑے)	سفید	اپنے کپڑوں میں سے	پہنو تم سب

مَوْتَاکُمْ	فِیْھَا	وَکَفِّنُوْا	مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ
اپنے مُردوں (کو)	ان (کپڑوں) میں	اور کفناؤ تم	تمہارے بہتر کپڑے ہیں

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ سفید کپڑے پہنا کرو اسلئے کہ وہ عمدہ قسم کے کپڑے ہیں اور سفید کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفنایا کرو۔

(جامع الترمذی، کتاب الجنائز، باب مایستحب من الاکفان، الحدیث ۹۹۶، ج۲، ص ۳۰۱)

وضاحت:

یہ حکم استحبابی ہے کہ زندوں اور مُردوں کے لیے سفید کپڑا مستحب ہے ورنہ عورت میت کے لیے ریشمی، سوتی، سرخ پیلا ہر طرح کا کفن جائز ہے اگرچہ بہتر سفید اور سوتی ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۲، ص۴۶۳)

جو کپڑا زندگی میں پہن سکتا ہے اس کا کفن دیا جاسکتا ہے اور جو زندگی میں ناجائز اس کا کفن بھی ناجائز۔ میت کو کفن دینا فرضِ کفایہ ہے۔ کفن کے تین درجے ہیں۔

(1) ضرورت (2) کفایت (3) سنت

مرد کیلئے کفنِ سنت: تین کپڑے ہیں۔

(1)لفافہ (2)اِزار (3)قمیص

مرد کیلئے کفنِ کفایت: دو کپڑے ہیں۔

(1)لفافہ (2)اِزار

عورت کیلئے کفنِ سنت: پانچ کپڑے ہیں۔

(1)لفافہ (2)اِزار (3)قمیص (4)اوڑھنی (5)سینہ بند

عورت کیلئے کفنِ کفایت: تین کپڑے ہیں۔

(1)لفافہ (2)اِزار (3)اوڑھنی یا

(1)لفافہ (2)قمیص (3)اوڑھنی

مرد وعورت کیلئے کفنِ ضرورت: کفنِ ضرورت دونوں کیلئے یہ کہ جو میسر آئے اور کم از کم اتنا تو ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے۔

(1)لفافہ (یعنی چادر): میت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں۔

(2)اِزار (یعنی تہ بند): چوٹی سے قدم تک یعنی لفافہ سے اتنا چھوٹا جو بندش کیلئے زیادہ تھا۔

(3)قمیص (یعنی کفنی): گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو اس میں چاک اور آستینیں نہ ہوں۔ مرد کی کفنی کندھوں پر چیریں اور عورت کیلئے سینے کی طرف۔

(4)اوڑھنی: تین ہاتھ کی ہونی چاہیے یعنی ڈیڑھ گز۔

(5)سینہ بند: پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴، ص ۱۶۶، ۱۶۸)

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمیں قبر کی تنگی اور وحشت سے بچا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشِقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ الثانی والْعِشْرُوْنَ مُردوں کا تذکرۂ خیر

قَالَ	رَسُوْلَ اللّٰہِ	اَنَّ	عَنِ ابْنِ عُمَرَ
فرمایا	اللہ کے رسول (نے)	بیشک	حضرت ابن عمر سے (روایت ہے)

مَوْتَاکُمْ	مَحَاسِنَ	اُذْکُرُوْا
اپنے مُردوں (کی)	خوبیاں (اچھائیاں)	یاد کرو (ذکر کرو)

عَنْ مَسَاوِیْہِمْ	وَکُفُّوْا
عیوب ونقائص (بیان کرنے) سے	اور رُکو (باز رہو)

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مُردوں کی نیکیوں کا چرچا کرو اور ان کی بُرائیوں سے چشم پوشی کرو۔

(جامع الترمذی، کتاب الجنائز، باب آخر، الحدیث ۱۰۲۱، ج ۲، ص ۳۱۲)

وضاحت:

اس حدیث کا مطلب یہ ہے مسلمان کی بعدِ موت اچھائیاں کبھی کبھی بیان کیا کرو کہ نیکیوں کے ذکر سے رحمت اترتی ہے۔ان کی برائیاں بیان کرنے سے باز رہو کیونکہ مردے کی غیبت زندہ کی غیبت سے سخت تر ہے کہ زندہ سے معافی مانگی جاسکتی ہے مردے سے نہیں۔اسی لیے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر غسّال مردے پر کوئی نیک علامت دیکھے خوشبو یا چہرے کا نور، تو لوگوں میں چرچا کرے، اور اگر بری علامت دیکھے بدبو یا چہرے کا بگڑ جانا تو اس کا کسی سے ذکر نہ کرے، کیونکہ ہمیں بھی

مرنا ہے، نہ معلوم ہمارا کیا حال ہو، بے دین کی برائی ضرور کرے تاکہ لوگ بے دینی سے بچیں، یزید وحجّاج وغیرہ کو آج بھی برا کہا جاتا ہے کیونکہ یہ فسّاق ہیں، ان کا فسق ظاہر کروتا کہ (لوگ) ان جیسے کاموں سے بچیں۔ (مراۃ المناجیح، ج۲،ص۴۸۱)

کُفّار کی بُرائیاں بیان کرنی جائز ہیں اگر چہ وہ مرگئے ہوں البتہ اگر مرنے والے کفار کے اہل وعیال مسلمان ہوں اور ان کافرماں باپ کی بُرائی کرنے سے انہیں ایذا پہنچے تو اس سے بچنا ضروری ہے کہ اب یہ ایذائے مُسلِم ہےاور مسلمان کوایذا دینا جائز نہیں۔ (نزھۃ القاری، ج۲،ص۸۸۶)

فکرِ مدینہ:

کیا آج آپ نے جھوٹ ،غیبت ،چغلی ،حسد ،تکبر اور وعدہ خلافی سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کی؟

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! ہمیں زبان کی حفاظت کی توفیق عطا فرما۔**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ الثالثُ وَ الْعِشْرُوْن سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک

بِالْمَدِیْنَةِ	كَانَ	قَالَ	عَنْ عُرْوَةَبْنِ الزُّبَیْر
مدینہ شریف میں	تھے	کہا (انہوں نے)	عروہ بن زبیر سے (روایت ہے)

وَالْاٰخَرُ	یَلْحَدُ	أَحَدُھُمَا	رَجُلَانِ
اور دوسرے	لحد (یعنی بغلی قبر) کھودتے تھے	ان دونوں میں سے ایک	دو آدمی

جَاءَ	أَیُّھُمَا	فَقَالُوْا	لَایَلْحَدُ
آیا	ان دونوں میں سے جو	تو کہا انہوں (صحابہ) نے	لحد نہیں کھودتے تھے

یَلْحَدُ	الَّذِیْ	فَجَاءَ	عَمِلَ عَمَلَهٗ	أَوَّلًا
لحد (قبر) کھودتے تھے	وہ جو	تو آئے	وہ اپنا کام کریگا	پہلے

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)	فَلَحَدَ
اللہ کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیلئے	تو لحد بنائی انہوں نے

بامحاورہ ترجمہ: حضرت عُروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ مدینہ شریف میں دو آدمی قبر کھودا کرتے تھے، ایک لحد یعنی بغلی کھودتے تھے اور دوسرے لحد نہیں کھودتے تھے (بلکہ شق یعنی صندوقی قبر بناتے تھے) اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال پر صحابہ نے آپس میں طے کیا کہ جوان دونوں میں سے پہلے آئیگا وہ اپنا کام کرے گا۔ تو پہلے وہ صحابی آئے جو لحد کھودا کرتے تھے تو انہوں نے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیلئے بغلی قبر تیار کی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب دفن المیّت، فصل الثانی، الحدیث ۱۷۰۰، ج ۱، ص ۳۲۳)

وضاحت:

لحد کھودنے والے صحابی حضرت زید ابن سہیل انصاری یعنی ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور صندوقی کھودنے والے حضرت ابوعبیدہ ابن جرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ مدینہ میں دو ہی بزرگ تھے جنہیں قبر کھودنے میں مہارت تھی آج کل کی طرح ان کا پیشہ گورکنی نہ تھا۔ ہر مسلمان کو کفن سینا اور قبر کھودنا سیکھنا چاہیے کہ نامعلوم موت کہاں واقع ہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صندوقی قبر منع نہیں ورنہ سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے صحابی یہ نہ کھودا کرتے اور صحابہ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان دونوں کو پیغام نہ بھیجتے۔ یہ بھی خیال رہے کہ اگرچہ تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم قبر کھودنا جانتے تھے مگر وہ دونوں حضرات بہت مشّاق تھے انہوں نے چاہا کہ قبر انور بہت اعلیٰ درجے کی تیار ہو جو بہت تجربہ کار ہی کر سکتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۲، ص۴۹۰)

قبر کی دو قسمیں ہیں:

(1) لحد (2) صندوق

(1) لحد: لحد بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ قبر کھودنے کے بعد میت رکھنے کیلئے قبلہ کی جانب جگہ کھودی جاتی ہے۔ لحد سنت ہے اگر زمین اس قابل ہو تو یہی بنائیں اور اگر زمین نرم ہو تو صندوق میں مُضایقہ نہیں۔

(2) صندوق: اس میں قبلہ کی جانب جگہ نہیں کھودی جاتی، صرف قبر کھودی جاتی ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ ۴، ص ۱۹۲)

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! ہمیں جنت البقیع میں مدفن عطافرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ **یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطافرما۔ **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشِقِ رسول بنا۔ **یا اللّٰہ !** عَزَّوَجَلَّ اُمَّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ الرابعُ وَالْعِشْرُوْنَ میت پر رونا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ	قَالَ	قَالَ	رَسُوْلُ اللّٰہِ
حضرتِ عبداللہ بن عمر سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)

أَلَا تَسْمَعُوْنَ	اِنَّ	اللّٰہَ	لَایُعَذِّبُ	بِدَمْعِ الْعَیْن
کیا تم نہیں سنتے	بیشک	اللہ	عذاب نہیں فرماتا	آنکھ کے آنسو کے سبب

وَلَا	بِحُزْنِ الْقَلْب	وَلٰکِنْ یُّعَذِّبُ
اور نہ	دل (کے) غم کے سبب	لیکن عذاب دیتا ہے

بِھٰذَا	وَأَشَارَ	اِلٰی لِسَانِہٖ	أَوْیَرْحَمُ
اس کے سبب	اور اشارہ فرمایا	اپنی زبان کی طرف	یا رحم فرماتا ہے

وَاِنَّ الْمَیِّتَ	یُعَذَّبُ	بِبُکَآءِ أَھْلِہٖ عَلَیْہِ
اور بیشک میت (پر)	ضرور عذاب ہوتا ہے	اسکے گھر والوں کے اس پر رونے کے سبب

بامحاورہ ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، کہ اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نہیں سنتے کہ بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کے سبب عذاب نہیں فرماتا اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا لیکن اس کے سبب عذاب یا رحم فرماتا ہے اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب البقاء عند المریض، الحدیث ۱۳۰۴، ج ۱، ص ۴۴۱)

وضاحت:

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کے سبب اللہ

تعالیٰ عذاب نہیں فرماتا بلکہ اگر یہ دونوں (یعنی آنکھ کا آنسو اور دل کا غم) رحمت کی وجہ سے ہوں تو ان پر ثواب ملتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج۴، ص۲۰۷)

اور اللہ تعالیٰ کا عذاب اور اس کی رحمت زبان کے فعل پر مرتب ہوتی ہے، اگر زبان سے بین اور نوحہ کیا (یعنی میّت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کرکے آواز سے روئے (بہارشریعت، حصہ۴، ص۲۰۳)) اور نامناسب الفاظ کہے تو (کہنے والا) عذاب کا مستحق بنتا ہے اور اگر خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کرتا ہے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن پڑھتا ہے تو رحمت وثواب کا مستحق قرار پاتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ج۱، ص۷۴۷)

اور ''گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت پر عذاب ہونے'' کا مطلب یہ ہے کہ جب مرنے والے نے بین اور نوحہ کرنے کی وصیت کی ہو تو میّت پر اس کا عذاب ہوتا ہے اور اگر مرنے والے نے اس قسم کی وصیت نہ کی ہو پھر اس پر کوئی بین ونوحہ کرے تو اس کا وبال نوحہ کرنے والے پر ہی ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ترجمۂ کنزالایمان: اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گی۔ (پ۲۲، سورۃ الفاطر:۱۸)

ایک قول یہ بھی ہے کہ یہاں میت سے مراد وہ ہے جس کی جان نکل رہی ہو اور عذاب سے مراد تکلیف ہے یعنی اگر جان نکلتے وقت رونے والوں کا شور مچ جائے تو اس شور سے مرنے والے کو تکلیف ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (مرقاۃ المفاتیح، ج۴، ص۲۰۸)

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! ہمیں غمی و خوشی میں حکمِ شرع پرعمل کی توفیق عطا فرما۔**یا اللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔**یا اللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفِرت کر۔**یا اللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔**یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشِقِ رسول بنا۔**یا اللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) کی بخشش فرما۔**اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین** صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم

اَلْحَدِیْثُ الخامسُ والْعِشْرُوْن بیت الحمد

قال	رَسُوْلَ اللّٰہِ	اَنَّ	عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ الْاَشْعَرِیِّ
فرمایا	اللہ کے رسول (نے)	بے شک	حضرت ابوموسیٰ اشعری سے (روایت ہے)

قَالَ	الْعَبْدِ	وَلَدُ	مَاتَ	اِذَا
تو فرماتا ہے	کسی بندے (کا)	بیٹا	فوت ہوتا ہے	جب

وَلَدَعَبْدِیْ	قَبَضْتُمْ	لِمَلَائِکَتِہٖ	اللّٰہُ
میرے بندے (کے) بیٹے کی	روح قبض کی تم نے	اپنے فرشتوں سے کہ	اللہ تعالیٰ

ثَمَرَۃَ	قَبَضْتُمْ	فَیَقُوْلُ	نَعَمْ	فَیَقُوْلُوْنَ
پھل	توڑلیا تم نے	تو فرماتا ہے (اللہ تعالیٰ)	ہاں	تو کہتے ہیں (فرشتے)

فَیَقُوْلُ	نَعَمْ	فَیَقُوْلُوْنَ	فُؤَادِہٖ
تو فرماتا ہے (اللہ تعالیٰ)	ہاں	تو کہتے ہیں (فرشتے)	اس کے دل کا

حَمِدَكَ	فَیَقُوْلُوْنَ	عَبْدِیْ	مَاذَاقَالَ
حمد کی اس (بندے) نے تیری	تو کہتے ہیں (فرشتے)	میرے بندے (نے)	کیا کہا

لِعَبْدِیْ	اِبْنُوْا	فَیَقُوْلُ اللّٰہُ	وَاسْتَرْجَعَ
میرے بندے کیلئے	بناؤ	تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ	اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا

بَیْتَ الْحَمْدِ	وَسَمُّوْہُ	بَیْتًافِی الْجَنَّۃِ
بیت الحمد (حمد کا گھر)	اور نام رکھو اس (گھر) کا	جنت میں گھر

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے

رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی مومن بندے کا بیٹا مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کرلی تو وہ عرض کرتے ہیں ہاں۔ تو فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل توڑلیا تو عرض کرتے ہیں ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اس مصیبت پر) میرے بندے نے کیا کہا؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اس بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔

(جامع الترمذی، کتاب الجنائز، باب فضل المصیبۃ اذا احتسب، الحدیث ۱۰۲۳، ج ۲، ص ۳۱۳)

وضاحت:

یہ سوال وجواب ان فرشتوں سے ہوتے ہیں جو میت کی روح بارگاہِ الٰہی میں لے جاتے ہیں۔ اس سوال سے انہیں گواہ بنانا مقصود ہے ورنہ رب تعالیٰ تو علیم وخبیر ہے۔ خیال رہے کہ جنت میں بعض محل رب کی طرف سے پہلے ہی بن چکے ہیں اور بعض انسان کے اعمال پر بنتے ہیں یہاں اس دوسرے محل کا ذکر ہے جیسے یہاں مکانوں کے نام کاموں سے ہوتے ہیں ویسے ہی وہاں ان محلات کے نام اعمال سے ہیں۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۵۰۷)

مصیبت پر صبر کرنے سے دو ثواب ملتے ہیں ایک مصیبت کا دوسرا صبر کا۔ اور جزع وفزع سے دونوں ثواب جاتے رہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ص ۱۶۸)

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا ''جسے کوئی مصیبت پہنچی اور وہ مصیبت کو یاد کر کے

اِنَّـالِـلّٰـهِ وَاِنَّآاِلَيْهِ رٰجِعُوْن کہے اگرچہ اس مصیبت کو کتنا ہی زمانہ گزر چکا ہوتو اللہ اس کے لئے وہی ثواب لکھے گا جو مصیبت کے دن لکھا تھا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر علی المصیبۃ، رقم ۱۶۰۰، ج ۲، ص ۲۶۸)

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ! ہمیں مصائب پر صبر نصیب فرما۔ **یا اللّٰـه!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ **یا اللّٰه !** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللّٰه !** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِين صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم

اَلْحَدِیْثُ السادس والعشرون صابرہ ماں کو جنت کی بشارت

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ	قَالَ	قَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ
حضرت معاذ بن جبل سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)

مَا	مِنْ مُسْلِمَيْنِ	يَتَوَفّٰى	لَهُمَا
نہیں (ہیں)	دو ایسے مسلمان (کہ)	فوت ہوجائیں	ان دونوں کے

ثَلَاثَةٌ	اِلَّا	اَدْخَلَهُمَا	اللّٰهُ	الْجَنَّةَ
تین (بچے)	مگر یہ کہ	داخل کریگا ان دونوں کو	اللہ تعالیٰ	جنت (میں)

بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ	اِيَّاهُمَا	فَقَالُوْا	يَارَسُوْلَ اللّٰهِ
اپنی رحمت کے فضل سے	خاص ان دو کو	تو عرض کیا انہوں (صحابہ) نے	اے اللہ کے رسول

أَوِ اثْنَانِ	قَالَ	أَوِ اثْنَانِ
یا دو (بچے فوت ہوجائیں)	فرمایا اللہ کے رسول (نے)	یا دو (بچے فوت ہوجائیں)

قَالُوْا	أَوْوَاحِدٌ	قَالَ	أَوْوَاحِدٌ
تو عرض کیا انہوں (صحابہ) نے	یا ایک (بچہ)	فرمایا اللہ کے رسول (نے)	یا ایک (بچہ)

ثُمَّ قَالَ	وَ	الَّذِىْ	نَفْسِىْ بِيَدِهٖ
پھر فرمایا اللہ کے رسول (نے)	قسم ہے	اس ذات کی	جسکے ہاتھ میں میری جان ہے

اِنَّ السِّقْطَ	لَيَجُرُّ	أُمَّهٗ	بِسَرَرِهٖ
بیشک کچا بچہ	ضرور کھینچے گا	اپنی ماں (کو)	نارو (ناف) کے ذریعے

اِلَى الْجَنَّةِ	اِذَا	احْتَسَبَتْهُ
جنت کی طرف	جب کہ	(ماں) ثواب کی طالب ہوئی ہو اس تکلیف پر

بامحاورہ ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جن دو مسلمانوں کے تین بچے مرجائیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے فضل ورحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا، صحابہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اگر دو بچے انتقال کرجائیں تو؟ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو کا بھی یہی اجر ہے۔ پھر صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اگر ایک فوت ہوجائے تو؟ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک کا بھی یہی اجر ہے۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ خام حمل جو ساقط ہوجاتا ہے اپنی ماں کو نارو کے ذریعے جنت کی طرف کھینچے گا جبکہ ماں (اس تکلیف پر) صبر اور ثواب کی طالب ہوئی ہو۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، الحدیث ۱۷۵۴، ج۱، ص۳۳۲)

وضاحت:

دو مسلمانوں سے مراد ماں باپ ہیں جن کے چھوٹے بچے فوت ہوں اور وہ صبر کریں۔ اس حدیث مبارکہ میں بیان کردہ ترتیب سے کمال ونقصان کی طرف اشارہ ہے یعنی اوّل نمبر اور کامل مستحق رحمت تو وہ ہیں جو تین بچوں پر صبر کریں پھر وہ بھی جو دو یا ایک پر صبر کریں کہ یہ دونوں پہلے کے ساتھ ملحق ہیں۔

نارو جو بچے کے ناف میں لمبا سا ہوتا ہے جسے وقتِ پیدائش دائی کاٹتی ہے۔ اگرچہ وہ کاٹ کر پھینک دیا جاتا ہے، مگر قیامت میں اس بچے کے ساتھ ہوگا کیونکہ رب تعالیٰ اجزائے بدن کو وہاں جمع فرمائے گا، حتیٰ کہ قلفہ یعنی ختنہ کی کھال بھی وہاں موجود

ہوگی۔ اگرچہ یہ بچہ ماں باپ دونوں کو جنت میں لے جائے گا مگر ماں کا ذکر خصوصیت سے اس لیے فرمایا، کہ ماں کو صدمہ زیادہ ہوتا ہے اور صبر کم۔ (مراۃ المناجیح، ج۲، ص۵۱۷)

ماں کو حدیث پاک میں بیان کردہ فضیلت اسی وقت ملے گی جب وہ جزع فزع نہ کرے اور ثواب پر نگاہ رکھے۔ (ماخوذ از اشعۃ اللمعات، ج۱، ص۷۶۰)

دعا:

یاربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمیں ثوابِ آخرت پر نگاہ رکھنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ السابِعُ وَ الْعِشْرُوْنَ شہیداور قرض

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ	أَنَّ النَّبِیَّ	قَالَ
حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے (روایت ہے)	کہ نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) (نے)	فرمایا

اَلْقَتْلُ	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
قتل (کیاجانا)	اللہ کی راہ میں

یُکَفِّرُ	کُلَّ شَیْءٍ	اِلَّا	الدَّیْن
مٹادیتا ہے	ہر چیز (یعنی گناہ) کو	مگر (علاوہ)	قرض (کے)

بامحاورہ ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا جانا قرض کے علاوہ ہر گناہ کو مٹادیتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قتل فی سبیل اللہ... الخ، الحدیث ۱۸۸۶، ص ۱۰۴۷)

وضاحت:

راہِ خدا میں شہید ہونا ہر گناہ کا کفّارہ بن جاتا ہے سوائے قرض کے، امام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے بیان کیا کہ سمندر کے شہید اس سے مستثنیٰ ہیں کہ ان کی شہادت قرض کا بھی کفّارہ بن جاتی ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ج۳، ص۳۵۷)

قرض سے مراد وہ قرض ہے جس کا مطالبہ کرنے کا حق بندے کو ہو خواہ بیوی کا دَین مہر ہو یا کسی سے لیا ہوا قرض یا ماری ہوئی امانت یا غصب کیا ہوا مال کہ یہ ہی بندوں کے حقوق ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج۵، ص۴۲۲)

فکرِ مدینہ:

آج آپ نے قرض ہونے کی صورت میں (باوجود استطاعت) قرض خواہ کی اجازت کے بغیر قرض کی ادائیگی میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتًا (عارضی طور پر اگر لی ہو تو) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر مقررہ مدت کے اندر واپس کردی؟

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! ہمیں قرض کی ادائیگی جلد سے جلد کرنے کی توفیق عطا فرما۔**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔**یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔**یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔**اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ شہادت کی طلب

قَالَ	النَّبِیَّ	اَنَّ	عَنْ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ
فرمایا	اللہ کے رسول (نے)	بیشک	سہل بن حنیف سے (روایت ہے)

الشَّھَادَۃَ	اللّٰہَ	سَأَلَ	مَنْ
شہادت (کا)	اللہ تعالیٰ (سے)	سوال کرتا ہے	جو

مَنَازِلَ	اللّٰہُ	بَلَّغَہٗ	بِصِدْقٍ مِنْ قَلْبِہٖ
مرتبے تک	اللہ تعالیٰ	پہنچا دیتا ہے اس (بندے) کو	سچے دل سے

عَلٰی فِرَاشِہٖ	مَاتَ	وَاِنْ	الشُّھَدَآءِ
اپنے بستر پر	مَرے وہ بندہ	اگرچہ	شہیدوں (کے)

بامحاورہ ترجمہ: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے شہید کا مرتبہ عطا فرما دیتا ہے، اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل القتال فی سبیل اللہ، الحدیث ۲۷۹۷، ج ۳، ص ۳۵۹)

وضاحت:

اس طرح کہ دل سے شہادت کی آرزو کرے، زبان سے دعا کرے اور بقدر طاقت جہاد کی تیاری کرے، موقعہ کی تاک میں رہے، صرف سچی دعا کو بھی بعض شارحین نے اسی میں داخل فرمایا ہے۔ شہادت کا مرتبہ اس طرح عطا ہوگا کہ یہ حکمی شہید ہوگا، جو جنت میں شہداء کے ساتھ رہیگا۔ رب تعالیٰ کی عطا ہمارے وہم وگمان

سے وراء ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۵، ص۴۲۳)

دعا:

یارَبِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! ہمیں شہادت کی موت عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشِقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمَّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین **بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین** صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

اَلْحدِیْثُ التاسع والعشرون قبروں کی زیارت

عَنْ بُرَیْدَۃَ	قَالَ	قَالَ	رَسُوْلُ اللّٰہِ
حضرت بریدہ سے (روایت ہے)	کہا(انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)

نَھَیْتُکُمْ	عَنْ زِیَارَۃِالْقُبُوْرِ	فَزُوْرُوْھَا
میں نے منع کیا تھا تم سب کو	قبروں کی زیارت سے	تو (اب) زیارت کروان کی

بامحاورہ ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا (اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ) ان کی زیارت کرو۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب استئذان النبی ربّہ فی ... الخ، الحدیث ۱۰۶، ص ۴۸۶)

وضاحت:

شروعِ اسلام میں زیارتِ قبور مسلمان مردوں عورتوں کو منع تھی کیونکہ لوگ نئے نئے اسلام لائے تھے اندیشہ تھا کہ (سابقہ زندگی میں) بت پرستی کے عادی ہونے کی وجہ سے اب قبر پرستی شروع کر دیں۔ جب ان میں اسلام راسخ ہوگیا تو یہ ممانعت منسوخ ہوگئی، جیسے جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتن استعمال کرنا بھی ممنوع ہوگیا تاکہ لوگ برتن دیکھ کر پھر شراب یاد نہ کرلیں، جب لوگ ترکِ شراب کے عادی ہوگئے تو برتنوں کے استعمال کی ممانعت منسوخ ہوگئی۔

قبروں کی زیارت کا یہ حکم استحبابی ہے۔ حق یہ ہے کہ اس حکم میں عورتیں بھی

شامل ہیں کہ انہیں بھی زیارت قبور کی اجازت دی گئی۔لیکن اب عورتوں کوزیارت قبور سے روکا جائے یعنی گھر سے زیارتِ قبور کیلئے نہ نکلیں سوائے روضۂ اطہر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی (زیارت کے لئے)، ہاں اگر کہیں جارہی ہوں اور راستہ میں قبر واقع ہوتو زیارت کرلیں جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کی زیارت کی ،اور اگر کسی گھر میں ہی اتفاقاً قبر واقع ہوتو زیارت کرسکتی ہیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی قبر شریف تھی جہاں آپ مجاورہ ومنتظمہ تھیں۔خیال رہے حدیث پاک میں '' زُوْرُوْا (یعنی زیارت کرو)'' مطلق حکم ہے لہٰذا مسلمانوں کوزیارت قبر کیلئے سفر بھی جائز ہے۔ جب ہسپتال اور حکیموں کے پاس سفر کر کے جاسکتے ہیں تو مزاراتِ اولیاء پر بھی سفر کر کے جاسکتے ہیں کہ ان کی قبور روحانی ہسپتال ہیں، نیز اگر کہیں قبر پر لوگ ناجائز حرکتیں کرتے ہوں تو اس سے زیارت قبور نہ چھوڑے، ہو سکے تو ان حرکتوں کو بند کرے۔ دیکھو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہجرت سے پہلے بتوں کی وجہ سے کعبہ نہ چھوڑا بلکہ جب موقعہ ملا تو بت نکال دیئے۔آج بھی نکاح میں لوگ ناجائز حرکتیں کرتے ہیں مگر اس کی وجہ سے نہ نکاح بند کئے جاتے ہیں نہ وہاں کی شرکت، نکاح بھی سنّت مطلقہ ہے اور زیارت قبور بھی سنّتِ مطلقہ، نکاح وزیارتِ قبور دونوں کے لئے سفر بھی درست ہے اور ناجائز امور کی وجہ سے ان میں شرکت ممنوع نہیں۔ (مراۃ المناجیح ،ج۲،ص۵۲۲)

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں کہ عورتوں کے لیے بعض علماء نے زیارتِ قبور کو جائز بتایا، درمختار میں یہی قول اختیار کیا، مگر عزیزوں کی قبور پر جائیں گی تو جزع وفزع کریں گی، لہٰذا ممنوع ہے اور صالحین کی

قبور پر برکت کے لیے جائیں تو بوڑھیوں کے لیے حرج نہیں اور جوانوں کے لیے ممنوع۔ اور اَسلَم (یعنی سلامتی کی راہ) یہ ہے کہ عورتیں مطلقاً منع کی جائیں کہ اپنوں کی قبور کی زیارت میں تو وہی جزع وفزع ہے اور صالحین کی قبور پر یا تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کریں گی کہ عورتوں میں یہ دونوں باتیں بکثرت پائی جاتی ہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۱۹۸)

دعا:

یارَبِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمیں اچھی نیّتوں کے ساتھ قبروں کی زیارت کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ **یا اللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین **بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ الثَّلَاثُوْنَ

اِیصالِ ثواب

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ!	قَالَ	عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ
یارسول اللہ!	کہا (انہوں نے)	حضرت سعد بن عبادہ سے (روایت ہے)

فَاَیُّ	مَاتَتْ	اُمَّ سَعْدٍ	اِنَّ
تو کونسا	انتقال ہوگیا	سعد کی ماں کا	بیشک

الْمَآءُ	قَالَ	أَفْضَلُ	الصَّدَقَۃِ
پانی (افضل ہے)	فرمایا (اللہ کے رسول نے)	افضل ہے؟	صدقہ

لِاُمِّ سَعْدٍ	ھٰذِہٖ	وَقَالَ	بِئْرًا	فَحَفَرَ
سعد کی ماں کیلئے (ہے)	یہ	اور فرمایا (حضرت سعد نے)	ایک کنواں	کھدوایا

بامحاورہ ترجمہ: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ اُمّ سعد (یعنی میری ماں) کا انتقال ہوگیا ہے ان کیلئے کونسا صدقہ افضل ہے؟ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانی (بہترین صدقہ ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کہنے کے مطابق) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کنواں کھدوایا اور (اسے اپنی ماں کیطرف منسوب کرتے ہوئے) کہا یہ کنواں سعد کی ماں کیلئے ہے۔ (یعنی اس کا ثواب ان کو پہنچے۔)

(سنن ابی داود، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، الحدیث ۱۶۸۱، ج ۲، ص ۱۸۰)

وضاحت:

حضرت سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس سوال ''کونسا صدقہ افضل ہے؟'' کا

مطلب یہ ہے کہ میں کونسا صدقہ دے کران کی روح کواس کا ثواب بخشوں۔اس سے معلوم ہوا کہ بعدِ وفات میت کو نیک اعمال خصوصاً مالی صدقہ کا ثواب بخشنا سنّت ہے۔ قرآن کریم سے تو یہاں تک ثابت ہے کہ نیکوں کی برکت سے بروں کی آفتیں بھی ٹل جاتی ہیں، رب تعالیٰ فرماتا ہے **وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا** (ترجمۂ کنزالایمان: اوران کا باپ نیک آدمی تھا)۔ (پ ۱۶، سورۃ الکھف: ۸۲)

نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے جواباً پانی کی خیرات کا حکم دیا۔ کیونکہ پانی سے دینی دنیوی منافع حاصل ہوتے ہیں۔ بعض لوگ سبیلیں لگاتے ہیں عام مسلمان ختم فاتحہ وغیرہ میں دوسری چیزوں کے ساتھ پانی بھی رکھ دیتے ہیں ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب کے الفاظ زبان سے ادا کرنا سنّتِ صحابہ ہے کہ خدایا اس کا ثواب فلاں کو پہنچے۔

(ماخوذ از مراۃ المناجیح، ج ۳، ص ۱۰۴، ۱۰۵)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے ''مغموم مُردہ'' سے **ایصالِ ثواب کے مدنی پھول:**

(1) فرض، واجب، سنت، نفل، نماز، روزہ، زکوۃ، حج وغیرہ ہر عبادت (نیک کام) کا ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں۔

(2) میت کا تیجا، دسواں، چالیسواں، برسی کرنا اچھا ہے کہ یہ ایصالِ ثواب کے ذرائع ہیں۔ شریعت میں تیجے وغیرہ کے عدمِ جواز کی دلیل نہ ہونا خود دلیلِ جواز ہے اور میت کیلئے زندوں کا دعا کرنا خود قرآن پاک سے ثابت ہے جو کہ ایصالِ ثواب کی اصل

ہے۔

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: وَالَّذِیۡنَ جَآءُوۡ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَ لِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ **ترجمہ کنزالایمان:** اور وہ جوان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! عزوجل ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ (پ۲۸، الحشر:۱۰)

(3) تیجے وغیرہ میں کھانے کا انتظام صرف اسی صورت میں میت کے چھوڑے ہوئے مال سے کر سکتے ہیں جبکہ سارے وُرثاء بالغ ہوں اور سب کے سب اجازت بھی دیں۔ اگر ایک بھی وارث نابالغ ہے تو نہیں کر سکتے (نابالغ اجازت دے تب بھی نہیں کر سکتے)۔ ہاں بالغ اپنے حصے سے کر سکتا ہے۔

(4) میت کے گھر والے اگر تیجے کا کھانا پکائیں تو صرف فُقراء کو کھلائیں۔

(5) نابالغ بچے کو بھی ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں جو زندہ ہیں ان کو بھی، بلکہ جو مسلمان ابھی پیدا نہیں ہوئے ان کو بھی پیشگی (ایڈوانس میں) ایصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے۔

(6) مسلمان جنّات کو بھی ایصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے۔

(7) گیارہویں شریف، رَجَبی شریف (یعنی ۲۲ رجب کو سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے کونڈے کرنا) وغیرہ جائز ہیں۔ کھیر کونڈے ہی میں کھلانا ضروری نہیں دوسرے برتن میں بھی کھلا سکتے ہیں۔ اس کو گھر سے باہر بھی لے جا سکتے ہیں۔

(8) بزرگوں کی فاتحہ کے کھانے کو تعظیماً نذر ونیاز کہتے ہیں اور یہ نیاز تبرُّک ہے اسے امیر وغریب سب کھا سکتے ہیں۔

(9) داستانِ عجیب، شہزادے کا سر، دس بیبیوں کی کہانی اور جنابِ سیدہ کی کہانی وغیرہ سب مَن گھڑت قصے ہیں انہیں ہرگز نہ پڑھا کریں۔ اسی طرح ایک پمفلٹ بنام وصیت نامہ لوگ تقسیم کرتے ہیں جس میں شیخ احمد کا خواب درج ہے یہ بھی جعلی ہے اس کے نیچے مخصوص تعداد میں چھپوا کر بانٹنے کی فضیلت اور نہ تقسیم کرنے کے نقصانات وغیرہ لکھے ہیں یہ بھی سب غلط ہیں۔

(10) جتنوں کو بھی ایصالِ ثواب کریں اللہ عزوجل کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملیگا یہ نہیں کہ ثواب تقسیم ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ملے۔

(11) ایصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ یہ امید ہے کہ اس نے جتنوں کو ایصالِ ثواب کیا ان سب کے مجموعہ کے برابر ملیگا مثلاً کوئی نیک کام کیا جس پر اس کو دس نیکیاں ملیں اب اس نے دس مُردوں کو ایصالِ ثواب کیا تو ہر ایک کو دس دس نیکیاں پہنچیں گی جبکہ ایصالِ ثواب کرنے والے کو ایک سو دس اور اگر ایک ہزار کو ایصالِ ثواب کیا تو اس کو دس ہزار دس۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس

(12) ایصالِ ثواب صرف مسلمان کو کر سکتے ہیں۔ (مغموم مُردہ ص ۱۱)

فکرِ مدینہ:

کیا آج آپ نے نماز اور دعا کے دوران خشوع وخضوع (خشوع یعنی بدن میں عاجزی اور خضوع یعنی دل میں گڑگڑانے کی کیفیت) پیدا کرنے کی کوشش فرمائی ؟ نیز دعا میں ہاتھ اٹھانے کے آداب کا لحاظ رکھا؟ (۷۲ مدنی انعامات، ص۱۳)

دعا:

یارَبِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمیں نیکیاں کرنے اوران کا ثواب فوت شدہ مسلمانوں کوایصال کرنے کی توفیق عطا فرما۔**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ الحَادِی وَالثَّلاثُوْنَ دنیا کی بہترین متاع

قَالَ اِنَّ	رَسُوْلَ اللّٰہِ	اَنَّ	عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو
فرمایا بیشک	اللہ کے رسول (نے)	بیشک	حضرت عبداللہ بن عمرو سے (روایت ہے)

وَّ	مَتَاعٌ	الدُّنْیَا کُلُّھَا
اور	متاع (یعنی قابل استفادہ چیز) ہے	ساری دنیا

اَلْمَرْءَ ۃُالصَّالِحَۃُ	خَیْرُمَتَاعِ الدُّنْیَا
نیک عورت (بیوی) ہے	دنیا کی بہترین متاع

بامحاورہ ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ساری دنیا ایک متاعِ زندگی ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔ (سنن النسائی، کتاب النکاح، باب المرأۃ الصالحہ، ج۶، ص۶۹)

وضاحت:

انسان دنیا کو برت کر چھوڑ جاتا ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے ''قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ترجمۂ کنزالایمان: تم فرمادو کہ دُنیا کا برتنا تھوڑا ہے۔ (پ۵، النساء۷۷)

صوفیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اگر دنیا دین سے مل جائے تو لازوال دولت ہے قطرے کو ہزار خطرے ہیں دریا سے مل جائے تو روانی طغیانی سب کچھ اس میں آجاتی ہے اور خطرات سے باہر ہوجاتا ہے۔

عورت کو بہترین متاع اس لئے فرمایا گیا کہ نیک بیوی مرد کو نیک بنا دیتی ہے، وہ اُخروی نعمتوں سے ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ''رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا

حَسَـنَۃً ‘‘ کی تفسیر میں فرمایا(یعنی) خدایا ہم کو دنیا میں نیک بیوی دے اور آخرت میں اعلیٰ حور عطا فرما اور آگ ’’یعنی خراب بیوی‘‘ کے عذاب سے بچا۔ جیسے اچھی بیوی خدا کی رحمت ہے ایسی ہی بری بیوی خدا کا عذاب ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۵،ص۴)

دعا:

یاربِّ مصطفٰے !عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عزّوجلّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ !** عزّوجلّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عزّوجلّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یااللہ !** عزّوجلّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

اَلْحَدِیْثُ الثانی والثلاثون مہر

عَنْ عُقْبَۃَبْنِ عَامِرٍ	قَالَ	قَالَ	رَسُوْلُ اللّٰہِ
حضرت عقبہ بن عامر سے (روایت ہے)	کہا(انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)

أَحَقُّ الشُّرُوْطِ	أَنْ تُوَفُّوْابِہٖ	مَا
شرائط میں سے اہم ترین یہ ہے	کہ تم پورا کرو	وہ شرط (یعنی مہر)

اسْتَحْلَلْتُمْ بِہٖ	الْفُرُوْجَ
جس کے ذریعے تم نے حلال کیا	شرمگاہوں کو

بامحاورہ ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (نکاح کی) شرطوں میں سے جس شرط کا پورا کرنا تمہارے لئے سب سے زیادہ اہم ہے وہ وہی شرط ہے جس کے ذریعے تم نے عورتوں کی شرمگاہوں کو اپنے لئے حلال کیا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی المھر ... الخ، الحدیث ۲۷۲۱، ج ۲، ص ۲۲۰)

وضاحت:

اس شرط سے مراد مہر ہے یا بیوی کا نان ونفقہ وغیرہ مگر حق یہ ہے کہ اس سے مراد تمام وہ جائز شرطیں ہیں جو نکاح سے پہلے یا نکاح کے وقت لگائی جائیں۔ یہاں صاحبِ مرقات نے فرمایا کہ اس جگہ خاوند بیوی دونوں سے خطاب ہے یعنی نکاح کے وقت جو شرطیں عورت کی طرف سے مرد پر لگیں اسے مرد ضرور پورا کرے اور جو شرطیں مرد کی طرف سے عورت پر لگیں اسے عورت ضرور پورا کرے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۵، ص ۳۳)

کم سے کم مہر دس درہم ہے (یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ تقریباً 30.618 گرام چاندی) روپیوں کی صورت میں مہر مقرر کرنا ہو تو اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ یہ رقم دس درہم کی قیمت سے کم نہ ہو۔ (ماخوذ از بہارشریعت، حصہ ۷، ص ۵۶)

مہر کی تین قسمیں ہیں۔

(1) معجّل (2) مؤجّل (3) مطلق

(1) مہرِ مُعجَّل: وہ مہر ہے کہ خلوت سے پہلے دینا قرار پایا ہو۔ مہرِ معجّل وصول کرنے کیلئے عورت اپنے کوشوہر سے روک سکتی ہے، اگر چہ اس سے پیشتر عورت کی رضا مندی سے خلوت ووطی ہوچکی ہو یعنی یہ حق عورت کو ہمیشہ حاصل ہے جب تک وصول نہ کرلے۔

(2) مہر مؤجل: وہ مہر ہے کہ جس کی ادائیگی کیلئے کوئی میعاد مقرر ہو۔ مہر مؤجل میں جب تک وہ میعاد نہ گزرے عورت کو مطالبے کا اختیار نہیں اور میعاد پوری ہونے کے بعد ہر وقت مطالبہ کر سکتی ہے، اور اپنے کوشوہر سے روک سکتی ہے۔

(3) مطلق: وہ مہر ہے کہ نہ خلوت سے پہلے دینا قرار پایا ہو اور نہ کوئی میعاد مقرر ہو۔ مہر مطلق میں تاوقتیکہ موت یا طلاق ہو عورت کو مطالبے کا حق نہیں۔

(بہارشریعت، مہر کا بیان، حصہ ۷، ص ۶۶)

خلوتِ صحیحہ یہ ہے کہ نکاح کے بعد عورت اور مرد تنہائی میں جمع ہوں اور کوئی چیز جماع سے مانع نہ ہو، تو یہ خلوت بھی جماع ہی کے حکم میں ہے۔ موانعِ جماع تین ہیں:

مانعِ شرعی: مثلاً عورت کا حیض ونفاس میں ہونا۔ یاان میں سے کسی کا رمضان کا روزہ دار ہونا۔

مانعِ حسّی: مثلاً مرد کا بیمار ہونا یا عورت کا اس حد تک بیماری میں مبتلا ہونا کہ وطی سے ضرر کا صحیح اندیشہ ہو۔

مانعِ طبعی: مثلاً وہاں کوئی تیسرا موجود ہو۔

(ماخوذ از بہارشریعت، حصہ ۷، ص ۶۰)

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

اَلْحَدِیْثُ الثالث والثلاثون شوہر کی اطاعت

قَالَ	عَنِ النَّبِیِّ	عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ
فرمایا	نبی سے	حضرت ابو ہریرہ (روایت کرتے ہیں)

لِاَحَدٍ	أَنْ یَّسْجُدَ	كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا	لَوْ
کسی کو	کہ وہ سجدہ کرے	میں حکم دیتا کسی کو	اگر

لِزَوْجِهَا	أَنْ تَسْجُدَ	الْمَرْأَةَ	لَاَمَرْتُ
اپنے شوہر کو	کہ سجدہ کرے وہ (عورت)	عورت (کو)	تو میں ضرور حکم دیتا

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی (دوسرے) کو سجدہ کرے تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(جامع الترمذی، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی حق الزوج، الحدیث ۱۱۶۲، ج ۲، ص ۳۸۶)

وضاحت:

سجدۂ عبادت کفر ہے اور سجدۂ تعظیم حرام، دوسری شریعتوں میں بندوں کو سجدۂ تعظیم جائز تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مالکِ احکام ہیں جبھی تو فرماتے ہیں کہ اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ خاوند کے حقوق بہت زیادہ ہیں اور عورت اس کے احسانات کے شکریہ سے عاجز ہے اسی لئے خاوند ہی اس کے سجدے کا مستحق ہوتا۔ خاوند کی اطاعت و تعظیم اشد ضروری ہے اس کی ہر جائز تعظیم کی جائے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۵، ص ۹۷)

ایک اور حدیث میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے، اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عفت کی محافظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

(حلیۃ الاولیاء، الربیع بن صبیح، الحدیث ۸۸۳۰، ج۶، ص۳۳۶)

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم! ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمَّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین **بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ الرابعُ وَالثَّلاثُوْنَ — جنتی عورت

رَسُوْلُ اللّٰہِ	قَالَ	قَالَتْ	عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ
اللہ کے رسول (نے)	فرمایا	کہا (انہوں نے)	حضرت اُمِّ سلمہ سے (روایت ہے)

زَوْجُھَا	وَ	مَاتَتْ	اَیُّمَاامْرَأَۃٍ
اس (عورت) کا شوہر	اس حال میں کہ	مرجائے	جوکوئی عورت

الْجَنَّۃَ	دَخَلَتِ	رَاضٍ	عَنْھَا
جنت میں	داخل ہوگی (وہ عورت)	راضی ہو	اس (عورت) سے

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جوعورت اس حال میں انتقال کرے کہ اس کا شوہراس سے راضی اورخوش ہوتو وہ عورت جنتی ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب عشرۃ النساء، الحدیث ۳۲۵۶، ج۱، ص۵۹۷)

وضاحت:

یہاں خاوند سے مراد مسلمان عالم متقی خاوند ہے۔ یہ قیود بہت ہی مناسب ہیں کیونکہ بعض بے دین خاوند تو عورت کی نماز سے ناراض ہوتے ہیں اس کے گانے بجانے،سینما جانے، بے پردہ پھرنے سے راضی ہوتے ہیں یہ رضا بے ایمانی ہے۔

(مراۃ المناجیح، ج۵، ص۹۷)

جس طرح عورت پر شوہر کے حقوق ہیں اسی طرح شوہر پر بھی عورت کے

حقوق ہیں جن کے متعلق ایک حدیث پاک میں ارشاد ہوا: جب تم کھاؤ تو اسے کھلاؤ، جب تم پہنو تو اسے پہناؤ اور اگر کسی خلافِ شرع بات پر سزا دینی ہو تو اس کے منہ پر نہ مارو اور اسے بُرا نہ کہو اور اسے نہ چھوڑو مگر گھر میں۔

(سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب فی حق مراۃ... الخ، الحدیث ۲۱۴۲، ج ۲، ص ۳۵۵)

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَالثَّلاثُوْنَ — پردہ

قَالَ	عَنِ النَّبِیِّ	عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ
فرمایا	نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے	حضرت ابن مسعود (روایت کرتے ہیں)

فَاِذَا	عَوْرَۃٌ	اَلْمَرْءَۃُ
توجب	پردہ میں رکھنے کی چیز ہے	عورت

الشَّیْطَانُ	اِسْتَشْرَفَھَا	خَرَجَتْ
شیطان	نگاہ اٹھا کر دیکھتا ہے اس (عورت) کو	وہ (عورت) نکلتی ہے

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ **عورت عورت ہے یعنی پردے میں رکھنے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو گھورتا ہے۔**

(جامع الترمذی، کتاب النکاح، باب ۱۸، الحدیث ۱۱۷۶، ج ۲، ص ۳۹۲)

وضاحت:

عورت کے معنی ہیں ''مَا یُعَارُ فِی اِظْھَارِہٖ'' یعنی جس کا ظاہر ہونا قابلِ عار و شرم ہو، عورت کا بے پردہ رہنا میکے والوں کے لئے بھی ننگ و شرم ہے اور سسرال والوں کے لئے بھی۔ استشراف کے معنی ہیں ''کسی چیز کو بغور دیکھنا یا اس کے معنی ہیں لوگوں کی نگاہ میں اچھا کر دینا تاکہ لوگ اسے بغور دیکھیں۔'' عورت جب بے پردہ ہوتی ہے تو شیطان لوگوں کی نگاہ میں اسے بھلی کر دیتا ہے کہ وہ خواہ مخواہ اسے تکتے ہیں، مثل مشہور ہے کہ پرائی عورت اور اپنی اولاد اچھی معلوم ہوتی ہے اور پرایا مال اور

اپنی عقل زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا یہ فرمان بالکل دیکھنے میں آرہا ہے بعض لوگ اپنی خوبصورت بیویوں سے متنفر ہوتے ہیں دوسری بدصورت عورتوں پر فریفتہ۔ (مراۃ المناجیح، ج۵،ص۱۶،۱۷)

آزادعورتوں کیلئے منہ کی ٹکلی اور دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے سوا سارا بدن عورت ہے۔ غیر محرموں سے ان اعضاء کے سوا پورا بدن چھپانا فرض ہے، بلکہ جوان عورت کو غیر مَردوں کے سامنے منہ کھولنا بھی منع ہے۔ سر کے لٹکے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔

(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ۳،ص۴۸،۴۹)

مدینہ: مزید تفصیل کے لئے شیخ طریقت امیر اہلسنت مدظلہ العالی کی تالیف ''پردے کے بارے میں سوال جواب'' کا مطالعہ کیجئے۔

دعا: یاربِّ مصطفٰے عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم! ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عزَّوَجلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عزَّوَجلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عزَّوَجلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عزَّوَجلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین **بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم

اَلْحَدِیْثُ السادس والثلاثون عورت کا مرد کو دیکھنا؟

عِنْدَ	کَانَتْ	أَنَّهَا	عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ
پاس	تھیں	بیشک وہ (امِ سلمہ)	حضرت ام سلمہ سے (روایت ہے کہ)

أَقْبَلَ	قَالَتْ	وَمَيْمُوْنَةُ	رَسُوْلِ اللّٰهِ
آئے سامنے سے	کہا	اور میمونہ (بھی تھیں)	اللہ کے رسول (کے)

فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ بَعْدَمَا اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ	ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ
سرکار ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس وقت ہمیں (یعنی عورتوں کو) پردے کا حکم مل چکا تھا	اُمِ مکتوم کے بیٹے (اور)

فَقُلْتُ	مِنْهُ	اِحْتَجِبَا	قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
تو میں نے عرض کی	ان سے	پردہ کرلو تم دونوں	تو فرمایا اللہ کے رسول نے

هُوَ	لَيْسَ	أَ	يَارَسُوْلَ اللّٰهِ
یہ (ابن ام مکتوم)	نہیں (ہیں)	کیا	اے اللہ کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ	لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا	أَعْمٰى
تو فرمایا اللہ کے رسول نے	نہ دیکھ پائیں، نہ ہمیں جان پائیں	نابینا

تُبْصِرَانِهِ	وَاِنْ أَنْتُمَا اَلَسْتُمَا	أَفَعُمْيَا؟
دیکھتی ہو ان کو	اور کیا تم دونوں نہیں	کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں کہ (ایک نابینا صحابی) حضرت ابن اُمِّ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سامنے سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

میں آرہے تھے تو اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے (ہم دونوں سے) فرمایا کہ پردہ کرلو۔ (حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ) میں نے عرض کیا یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ وہ ہمیں نہیں دیکھ سکیں گے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کیا تم انہیں نہیں دیکھو گی؟

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی احتجاب النساء من الرجال، الحدیث ۲۷۸۷، ج۴، ص ۳۵۶)

وضاحت:

عورت ومرد پر دوطرفہ پردہ واجب ہے کہ نہ تو مرد اجنبی عورت کو دیکھے نہ اجنبی عورت مرد کو۔ (مراۃ المناجیح، ج ۵، ص ۲۰) عورت کا اجنبی مرد کی طرف نظر کرنے کا وہی حکم ہے جو مرد کا مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے یعنی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک نہیں دیکھ سکتی باقی اعضاء کی طرف نظر کرسکتی ہے بشرطیکہ عورت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شہوت پیدا نہیں ہوگی اور اگر شہوت کا معمولی سا شبہ بھی ہو تو نظر نہیں کرسکتی، نظر کرے گی تو گنہگار ہوگی۔ (اسلامی اخلاق وآداب، ص ۹۶) (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۷۶)

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

اَلْحَدِیْثُ السابع و الثلاثون اجنبیہ عورت کے ساتھ تنہائی؟

عَنْ عُمَرَ	عَنِ النَّبِیِّ قال
حضرت عمر	نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

لَا یَخْلُوَنَّ	رَجلٌ	بِامْرَأَةٍ
ہر گز تنہا نہیں ہوگا	کوئی مرد	کسی عورت کیساتھ

اِلَّا کَانَ	ثَالِثَهُمَا	الشَّیْطَانُ
مگر ہوتا ہے	ان میں تیسرا	شیطان

بامحاورہ ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی اجنبیہ عورت کیساتھ تنہائی میں جمع نہیں ہوتا لیکن اس حال میں کہ وہاں دو کے علاوہ تیسرا شیطان بھی ہوتا ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات، الحدیث ۱۱۷۴، ج ۲، ص ۳۹۱)

وضاحت:

جب کوئی شخص اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے خواہ دونوں کیسے ہی پاکباز ہوں اور کسی مقصد کے لئے جمع ہوں شیطان دونوں کو برائی پر ضرور اُبھارتا ہے اور دونوں کے دلوں میں ضرور ہیجان پیدا کرتا ہے خطرہ ہے کہ زنا واقع کرادے اس لئے ایسی خلوت سے بہت ہی احتیاط چاہیئے، گناہ کے اسباب سے بھی بچنا چاہیئے، بخار روکنے کیلئے نزلہ وزکام روکو۔ (مراۃ المناجیح، ج ۵، ص ۲۱)

اجنبیہ عورت کے ساتھ خلوت یعنی دونوں کا ایک مکان میں تنہا ہونا حرام

ہے، ہاں اگر وہ بالکل بوڑھی عورت ہے کہ شہوت کے قابل نہیں تو خلوت ہوسکتی ہے۔ محارم کیساتھ خلوت جائز ہے یعنی دونوں ایک مکان میں تنہا ہوسکتے ہیں مگر رضاعی بہن اورساس کیساتھ تنہائی جائز نہیں جبکہ یہ جوان ہوں۔ یہی حکم اپنی عورت کی جوان لڑکی کا ہے جو دوسرے شوہر سے ہے۔ (اسلامی اخلاق وآداب، ص۱۰۲) (بہار شریعت، حصہ۱۶، ص۸۱)

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

اَلْحَدِیْثُ الثامن و الثلاثون — ناپسندیدہ چیز

قَالَ	أَنَّ النَّبِیَّ	عَن ابْنِ عُمَرَ
فرمایا	کہ نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے)	حضرت (عبداللہ) ابن عمر سے (روایت ہے)

الطَّلَاقُ	اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی	اَلْحَلَالِ	أَبْغَضُ
طلاق (ہے)	اللہ تعالیٰ کے نزدیک	حلال	زیادہ ناپسندیدہ

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام حلال چیزوں میں خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔

(سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب کراھیۃ الطلاق، الحدیث ۲۱۷۸، ج۲، ص۳۷۰)

وضاحت:

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہوجاتی ہے اس پابندی کے اٹھادینے کو طلاق کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارشریعت، حصہ۸، ص۵)

اللہ تعالیٰ نے بندوں کیلئے ضرورت کی بنا پر طلاق مباح تو کردی ہے مگر رب تعالیٰ کو پسند نہیں کہ اس میں دو محبوبوں کی جدائی گھر بگڑنا اولاد کی تباہی ہے غرضکہ بلاوجہ طلاق کراہت سے خالی نہیں، بہت سی چیزیں حلال ہیں مگر بہتر نہیں جیسے بلا عذر مرد کا گھر میں نماز پڑھ لیناوغیرہ۔ (مراۃ المناجیح، ج۵، ص۱۱۲)

مسئلہ: طلاق (باعتبار حکم ونتیجہ) تین قسم ہے۔(1) رجعی (2) بائن (3) مغلظہ

(1) رجعی: وہ جس سے عورت فی الحال نکاح سے نہیں نکلتی، عدت کے اندر شوہر

رجعت کرسکتا ہے خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو۔ ہاں اگر عدت گزر جائے اور رجعت نہ کرے تو اس وقت نکاح سے نکلے گی، مگر شوہر پھر بھی عورت کی مرضی سے نکاح کرسکتا ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں۔

(2) بائن: وہ جس سے عورت فی الفور نکاح سے نکل جاتی ہے۔ عورت کی مرضی سے شوہر عدت کے اندر نکاح کرسکتا ہے اور عدت کے بعد بھی۔ حلالہ کی ضرورت نہیں۔

(3) مغلظہ: وہ کہ عورت فوراً نکاح سے نکل بھی گئی اور اب عورت بغیر حلالہ شوہر اول کیلئے جائز نہ ہوگی۔ (ماخوذ از انوار الحدیث، ص ۳۲۶، ۳۲۷، بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۵)

مسئلہ: اگر عورت حاملہ ہو تو بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔

(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۵)

دعا:

یاربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلّ ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَالثَّلاثُوْنَ بلاوجہ طلاق مانگنا

عَنْ ثَوْبَانَ	قَالَ	قَالَ	رَسُوْلُ اللّٰہِ
حضرت ثوبان سے (روایت ہے)	کہا (انہوں نے)	فرمایا	اللہ کے رسول (نے)

أَيُّمَا امْرَأَةٍ	سَئَلَتْ	زَوْجَهَا
جوکوئی عورت	سوال کرے	اپنے شوہر (سے)

طَلَاقًا	فِيْ غَيْرِ مَا بَاسٍ	فَحَرَامٌ
طلاق (کا)	بغیر کسی وجہ کے	تو حرام (ہے)

عَلَيْهَا	رَائِحَةُ	الْجَنَّةِ
اس (عورت) پر	خوشبو	جنت (کی)

بامحاورہ ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جوعورت بغیر کسی عذرِ معقول کے شوہر سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

(سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب فی الخلع، الحدیث ۲۲۲۶، ج ۲، ص ۳۹۰)

وضاحت:

یہاں وہ عورت مراد ہے جو بغیر سخت تکلیف کے طلاق مانگے۔ ''ایسی عورت کا جنت میں جانا تو کیا ہوگا وہاں کی خوشبو بھی نہ پائے گی'' اس سے مراد ہے اُولیٰ داخلہ (یعنی اوّلاً ہی جنت میں داخل ہونا) ورنہ آخر کار سارے مومن جنت میں پہنچیں گے اگرچہ کیسے ہی گناہگار ہوں۔ (مراۃ المناجیح، ج ۵، ص ۱۱۲)

اگر زوج وزوجہ میں نااتفاقی رہتی ہواور یہ اندیشہ ہو کہ احکامِ شرعیہ کی پابندی نہ کرسکیں گے تو ایسی صورت میں عورت کی طرف سے طلاق کے مطالبے میں کوئی مضایقہ نہیں۔ (بہارشریعت، حصہ ۸، ص ۸۶)

دعا:

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم! ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطافرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یااللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم

اَلْحَدِیْثُ الاَرْبَعُوْنَ — عدت کی مدت

نُفِسَتْ	أَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ	عَنِ الْمِسْوَرِبْنِ مَخْرَمَةَ
نفاس آیا (یعنی بچہ جنا)	کہ سبیعہ اسلمیہ (کو)	حضرت مسور بن مخرمہ سے (روایت ہے)

بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ
اپنے شوہر (کے) انتقال کے کچھ عرصہ بعد

فَاسْتَاذَنَتْهُ	النَّبِیَّ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم	فَجَاءَتِ
اور اجازت چاہی انہوں نے، سرکار سے	نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم (کے پاس)	تو آئیں وہ

فَنَكَحَتْ	فَأَذِنَ لَهَا	أَنْ تَنْكِحَ
تو نکاح کیا انہوں نے	پس اجازت عطا کی سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے انکو	کہ نکاح کریں وہ

بامحاورہ ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہ سبیعہ اسلمیہ نے شوہر کے انتقال کے کچھ عرصے بعد بچہ جنا تو اللہ کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور نکاح کی اجازت طلب کی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی تو انہوں نے نکاح کرلیا۔

(صحیح البخاری، کتاب الطلاق، باب ۳۹، الحدیث ۵۳۲۰، ج ۳، ص ۵۰۳)

وضاحت:

یعنی وہ خاتون حاملہ تھیں اپنے خاوند کی وفات کے چند دن بعد بچہ پیدا ہو گیا تھا نفاس آنے سے یہی مراد ہے۔ اس پر امت کا اجماع ہے کہ حاملہ کی عدت حمل جَن دینا ہے خواہ مطلقہ ہو یا وفات والی، اگرچہ طلاق یا وفات کے ایک منٹ بعد ہی بچہ پیدا

ہو جائے۔اس مسئلہ کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۵، ص ۱۵۰)

شوہر کے طلاق دینے یا اس کے وفات پا جانے کے بعد عورت کا نکاح ممنوع ہونا اور ایک زمانہ معینہ تک انتظار کرنا اصطلاحِ شریعت میں عدت کہلاتا ہے۔

بیوہ حاملہ: بیوہ حاملہ کی عدت وضعِ حمل ہے۔

بیوہ غیر حاملہ: بیوہ اگر حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔

مطلقہ حاملہ: طلاق والی عورت اگر حاملہ ہو تو اسکی عدت وضعِ حمل ہے۔

مطلقہ مدخولہ غیر حاملہ: طلاق والی مدخولہ عورت اگر آئسہ یعنی پچپن سالہ (جو سن ایاس کو پہنچ چکی یعنی اب حیض کی عمر نہ رہی) یا نابالغہ (جس کو ابھی حیض آیا ہی نہیں) ہو تو اس کی عدت تین ماہ ہے۔

اور طلاق والی مدخولہ عورت اگر حاملہ، نابالغہ یا آئسہ نہ ہو یعنی حیض والی ہو تو اس کی عدت تین حیض ہے، خواہ یہ تین حیض تین ماہ میں یا تین سال میں یا اس سے زیادہ میں آئیں۔ (انوار الحدیث، ص ۳۲۹)

مطلقہ غیر مدخولہ: طلاق کی عدت غیر مدخولہ پر اصلاً نہیں اگرچہ کبیرہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۳، ص ۲۹۳)

دعا: یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

ماخذ و مراجع

(۱)	قرآن پاک	مطبوعہ مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات (ھند)
(۲)	ترجمۃ القرآن کنز الایمان	مطبوعہ مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات (ھند)
(۳)	تفسیر خزائن العرفان	مطبوعہ مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات (ھند)
(۴)	جامع الترمذی	مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۵)	سنن ابن ماجہ	مطبوعہ دار المعرفہ بیروت
(۶)	سنن ابوداؤد	مطبوعہ دار احیاء التراث بیروت
(۷)	سنن نسائی	مطبوعہ دار الجیل بیروت
(۸)	مشکوٰۃ المصابیح	مطبوعہ دار الکتب بیروت
(۹)	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۰)	المعجم الکبیر للطبرانی	مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۱)	المعجم الاوسط	مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۱۲)	السنن الکبریٰ	مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۳)	مسند امام احمد بن حنبل	مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۱۴)	شعب الایمان	مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۵)	الترغیب والترھیب	مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۱۶)	المستدرک للحاکم	مطبوعہ دار المعرفہ بیروت
(۱۷)	نزھۃ القاری شرح صحیح بخاری	مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور
(۱۸)	شرح صحیح مسلم للنووی	مطبوعہ باب المدینہ کراچی
(۱۹)	مرقاۃ المفاتیح	مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۲۰)	اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ	مطبوعہ کوئٹہ
(۲۱)	مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ	مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۲۲)	کتاب الضعفاء	مطبوعہ دار الصمیعی
(۲۳)	العلل المتناھیہ	مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
(۲۴)	بہار شریعت	مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی ومکتبۃ المدینہ
(۲۵)	رسائل نعیمیہ	مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۲۶)	جاء الحق	مطبوعہ قادری پبلی کیشنز لاہور
(۲۷)	اسلامی اخلاق وآداب	مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور
(۲۸)	مغموم مردہ	مطبوعہ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۲۹)	۷۲ مدنی انعامات	مطبوعہ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مجلس المدینة العلمیة کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمة اللّٰہ علیہ﴾

(۱) کرنسی نوٹ کے مسائل (كِفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات:199)

(۲) ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَةُ) (کل صفحات:60)

(۳) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)

(۴) معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

(۵) شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)

(۶) ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَالٍ) (کل صفحات:63)

(۷) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِيِّ) (کل صفحات:100)

(۸) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيْدِ فِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْدِ) (کل صفحات:55)

(۹) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

(۱۰) والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْقُ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ) (کل صفحات:125)

(۱۱) دعاء کے فضائل (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهٗ ذَيْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنِ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:140)

شائع ہونے والی عربی کتب:

از امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمة الرحمٰن

(۱۲) كِفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ (کل صفحات:74)۔ (۱۳) تَمْهِيْدُ الْاِيْمَان ۔ (کل صفحات:77) (۱۴) اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة (کل صفحات:62)۔ (۱۵) اِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (کل صفحات:60) (۱۶) اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِيْ (کل صفحات:46) (۱۷) اَجْلَى الْاِعْلَامِ (کل صفحات:70) (۱۸) اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّةِ (کل صفحات:93) (۱۹، ۲۰) جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰى رَدِّ الْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثانی) (کل صفحات:570)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

(۲۱) خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات:160) (۲۲) انفرادی کوشش (کل صفحات:200)

(۲۳) تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33) (۲۴) فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)

(۲۵) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32) (۲۶) نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات:39)

(۲۷) جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152) (۲۸) کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)

(۲۹) نصابِ مدنی قافلہ (کل صفحات:196) (۳۰) کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: تقریباً63)

(۳۱) فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)
(۳۲) مفتیٔ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
(۳۳) حق وباطل کا فرق (کل صفحات:50)
(۳۴) تحقیقات (کل صفحات 142)
(۳۵) اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)
(۳۶) عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)
(۳۷) طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)
(۳۸) توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات 124)
(۳۹) قبر کھل گئی (کل صفحات:48)
(۴۰) آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات 275)
(۴۱) ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32)
(۴۲تا۴۸) فتاوی اہل سنت (سات حصے)
(۴۹) قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)
(۵۰) غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات 106)
(۵۱) تعارفِ امیرِ اہلسنّت (کل صفحات 100)
(۵۲) رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات 255)
(۵۳) دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)
(۵۴) مدنی کاموں کی تقسیم (کل صفحات:68)
(۵۵) دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات 220)
(۵۶) تربیتِ اولاد (کل صفحات 187)
(۵۷) آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62)
(۵۸) احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)
(۵۹) فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات 120)

شعبہ تراجمِ کتب

(۶۰) جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات:۷۴۳)
(۶۱) شاہراہِ اولیاء (مِنْھَاجُ الْعَارِفِیْنَ) (کل صفحات:36)
(۶۲) حسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:74)
(۶۳) راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِیْقَ التَّعَلُّمِ) (کل صفحات:102)
(۶۴) بیٹے کو نصیحت (اَیُّھَا الْوَلَد) (کل صفحات:64)
(۶۵) الدعوة الی الفکر (کل صفحات 148)

شعبہ درسی کتب

(۶۶) تعریفاتِ نحویہ (کل صفحات:45)
(۶۷) کتاب العقائد (کل صفحات:64)
(۶۸) نزهة النظر شرح نخبة الفكر (کل صفحات 175)
(۶۹) اربعین النوویه (کل صفحات:121)
(۷۰) نصاب التجوید (کل صفحات:79)
(۷۱) گلدستۂ عقائد واعمال (کل صفحات:180)
(۷۲) وقاية النحو فی شرح هداية النحو

شعبہ تخریج

(۷۳) عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:206)
(۷۴) جنتی زیور (کل صفحات:679)
(۷۵تا۸۰) بہارِ شریعت (پانچ حصے)
(۸۱) اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
(۸۲) آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
(۸۳) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات 274)